عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۲۲ تا ۲۸/ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶/اپریل ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۱۴

قیمت: ۷ روپے

غیر اسلامی عقائد و احکام سے توبہ کیجئے

بکر و ثیب
مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک پیش گوئی

توہین رسالت کا قانون
دینی جماعتیں جرأت مندانہ موقف اختیار کریں

قادیانی جماعت کے ایمانی دعوؤں کی حقیقت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

نعت میں میوزک:

(محمد نعیم، لاہور)

س:...... آج کل مختلف کمپنیاں نعتوں میں میوزک شامل کر رہی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

ج:...... میوزک خواہ کسی شے کے ساتھ شامل ہو، اس کا سننا حرام ہے۔ چنانچہ نعت ہی کیا، اگر خدانخواستہ قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ میوزک شامل کرلیا جائے تو ایسی تلاوت سننا بھی ناجائز اور حرام ہے۔

رسم و رواج کی جکڑ بندیاں:

(علی احمد، بلوچستان)

س:...... میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں، لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے، جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں، جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتا ہے، جبکہ میری مالی حالت اچھی نہیں ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل، مگر افسوس! کہ اب لوگوں نے رسم و رواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر نکاح کو مشکل بنا دیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں۔

دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر و بیشتر بے راہ رویوں اور زناکاریوں کا سبب یہی رسم و رواج ہے، کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم

مولانا سعید احمد جلال پوری

نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔

لڑکے، لڑکی کے حقوق:

(الماس خان، راولپنڈی)

س:...... اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لڑکا، لڑکی کے حقوق برابر ہیں، جبکہ دیکھا گیا ہے کہ والدین لڑکوں پر بہت توجہ دیتے ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... بحیثیت اولاد لڑکے، لڑکی کے برابر کے حقوق ہیں، جو لوگ لڑکوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کرتے ہیں، وہ مشرکین مکہ کا کردار ادا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔

جائیداد پر بیٹی کا حصہ کم کیوں؟

(محمد شہزاد، لندن)

س:...... اسلام میں جائیداد کی تقسیم کے بارے میں بیٹا اور بیٹی کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... بیٹے کو شرعاً بیٹی کی نسبت دوہرا حصہ ملے گا، کیونکہ لڑکے پر ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں، اس لئے کہ لڑکا گھر کے اخراجات کا کفیل ہے، اس کے ذمہ چھوٹے اور نابالغ بہن، بھائیوں کے اخراجات کی ذمہ داری ہے، اگر ماں زندہ ہے تو اس کے اخراجات کا بھی وہی کفیل ہوگا، بیوی بچوں کی ذمہ داری بھی اس کی ہے، جبکہ لڑکی پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے، جب تک ماں باپ یا بھائی کے گھر میں ہے تو اس کے اخراجات ان کے ذمہ ہیں، شادی کے بعد شوہر کے (ذمہ)، شوہر کا انتقال ہوجائے تو اولاد پر اس کی ذمہ داری ہے، اگر کوئی نہ ہو، تب بھی بیت المال اس کے اخراجات کا ذمہ دار ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۱۴ ۲۲ تا ۲۸/ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵/اپریل ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

قادیانی جماعت کے ایمانی دعووں کی حقیقت	اداریہ	۴
غیر اسلامی عقائد و احکام سے توبہ کیجئے!	مولانا اشرف علی تھانویؒ	۹
بکروثیب مرزا قادیانی کی ایک پیشگوئی	مولانا لال حسین اختر	۱۳
نبی کریم ﷺ کی شخصیت و تعلیمات	ابوشفقت قریشی سہام	۱۷
حسن ادب اور اس کی اہمیت	مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی	۲۱
توہین رسالت کا قانون..... دینی جماعتیں جرأت مندانہ موقف اختیار کریں		۲۳

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

قادیانی جماعت کے ایمانی دعووں کی حقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ' امابعد:

روزنامہ ''جنگ'' لندن کی انتظامیہ نے ایک اعتذار شائع کیا ہے' جس میں من جملہ دیگر اغلاط کے قادیانی جماعت کے لئے'' جماعت احمدیہ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے' جس کا شرعاً وعرفاً غلط ہونا اس قدر واضح ہے کہ ہر عقل مند انسان اس سے آگاہ ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے تھے کہ:

''مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو قادیانی' مرزائی کہا جاتا ہے' لیکن یہ لوگ اپنے آپ کو' احمدی'' کہتے ہیں' اور ان کے ''احمدی'' کہلانے میں بھی بہت بڑا دجل ہے' کیونکہ ''احمدی'' نسبت ہے ''احمد'' کی طرف' چونکہ قادیانی' مرزا غلام احمد قادیانی کو ''احمد'' کہتے ہیں اور اسے قرآن کی آیت: 'و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' کا مصداق سمجھتے ہیں' اس لئے وہ ''احمد'' کی طرف نسبت کرکے اپنے تئیں ''احمدی'' کہلاتے ہیں' گویا قادیانیوں یا مرزائیوں کا اپنے آپ کو' احمدی'' کہلانا دو باتوں پر موقوف ہے: اوّل یہ کہ مرزا غلام احمد ''احمد'' ہے' دوم یہ کہ وہ قرآنی آیت کا مصداق ہے' اور یہ دونوں باتیں خالص جھوٹ ہیں' کیونکہ مرزا کا نام ''احمد'' نہیں' بلکہ غلام احمد تھا' یہ الگ بات ہے کہ اس غدار غلام نے آقا کی گدی پر قبضہ کرکے خود ''احمد'' ہونے کا دعویٰ کردیا ہے اور دوسری بات اس لئے جھوٹ ہے کہ اسم ''احمد'' کا مصداق ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی' لعین آنجہانی۔ اس لئے مرزائیوں کو ''احمدی'' کہنا مسلمانوں کے نزدیک جائز نہیں۔'' (تحفہ قادیانیت جلد اوّل' ص:۶۹۳)

یہاں روزنامہ ''جنگ'' لندن کی انتظامیہ کی اس فاش غلطی پر مزید تبصرہ کسی اور وقت پر اٹھا رکھتے ہوئے مذکورہ اعتذار میں درج بعض نکات پر تبصرہ کرنا اور حقیقت حال واضح کرنا ازبس ضروری ہے' چنانچہ اس اعتذار کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''جماعت احمدیہ نے ایک بار پھر ان سے منسوب دعووں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے ارکان:

۱:...... ختم نبوت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ قرآن قیامت تک کے لئے اللہ کی آخری کتاب ہے' جس کا ایک لفظ یا شوشہ بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

۲:...... جہاد کے حقیقی مفہوم پر ایمان رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے دور میں جہاد ''بالسیف'' معطل ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' لندن' مورخہ ۱۱/ مارچ ۲۰۰۷ء)

جہاں تک قادیانیوں کی جانب سے ''ختم نبوت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھنے'' کا تعلق ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ قادیانیوں کے دلوں کی اتاہ گہرائیوں میں کیا پوشیدہ ہے؟ اور ان اندھے کنوؤں' جنہیں وہ دل کہتے ہیں' میں کیا چھپا ہوا ہے؟ قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے' چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۳، روحانی خزائن ص:۲۰۷، ج:۱۸)

قادیانی عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا، پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے:

’’اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں)، ایسا ہی مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی شکل اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر (یعنی انیسویں صدی) میں مبعوث ہوئے......‘‘

(روحانی خزائن ص:۲۷۰، ج:۱۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد اس کو مزید واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص:۱۰۴، ۱۰۵)

’’اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔‘‘

(کلمۃ الفصل ص:۱۰۴، ۱۰۵)

قادیانی جماعت کا ترجمان روزنامہ ’’الفضل‘‘ قادیان زہر افشانی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

’’خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی (فرق) یا مغایرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ شمارہ ۳۷، مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص:۲۰۷، ایڈیشن نہم لاہور)

اسی پر بس نہیں، بلکہ اس کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے روزنامہ ’’الفضل‘‘ میں یہاں تک لکھا گیا کہ:

’’گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶/ستمبر میں، میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) باعتبار نام، کام، آمد، مقام، مرتبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں۔‘‘

(روزنامہ ’’الفضل‘‘ قادیان، مورخہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص:۲۰۹، ایڈیشن نہم لاہور)

جب قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ہی محمد رسول اللہ ہے، تو لامحالہ قادیانیوں کے نزدیک وہ خاتم النبیین بھی ہوا، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۱۰، روحانی خزائن ص:۲۱۲، ج:۱۸)

نیز مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

’’علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد

قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا' جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے' پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

مرزا غلام احمد قادیانی تو اتنا آگے نکل گئے کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کو لغو اور باطل عقیدہ اور اسلام کو شیطانی مذہب قرار دینا شروع کر دیا' چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں' صرف قصوں کی پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا' میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۸۳' روحانی خزائن ص:۳۵۴' ج:۲۱)

نیز قادیانی جماعت کے ترجمان اخبار "الفضل" میں درج یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں:

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت — ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار "الفضل" قادیان' مورخہ ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

ان اقتباسات سے واضح ہوا کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی' محمد رسول اللہ ہے' یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں دوسرا جنم لے کر قادیان میں مبعوث ہوئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک ہی شان' منصب اور مرتبہ رکھتے ہیں' گویا برابر ہیں' جبکہ بعض تحریرات میں مرزا غلام احمد قادیانی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ میں بڑا ہونے کے دعوے بھی کئے ہیں' نیز یہ بھی قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خاتم النبیین' خاتم الانبیاء یا بالفاظ دیگر آخری نبی ہے' مزید برآں مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک عقیدۂ ختم نبوت لغو اور باطل عقیدہ ہے۔

یہ ہے قادیانیوں کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت' جس پر وہ "دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتے ہیں۔"

اب رہ گیا یہ سوال کہ جب قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار پایا اور آپ کے منصب پر فائز ہو کر وہ آخری نبی اور خاتم الانبیاء ٹھہرا' تو آپ پر نازل ہونے والے قرآن کریم کے بارے میں قادیانیوں کا اصل عقیدہ کیا ہے؟ چنانچہ اس سوال کا جواب جاننے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے "مرید باصفا" قاضی ظہور الدین اکمل کے درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں' جو اخبار "الفضل" میں شائع ہوئے:

اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی — تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے — تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے — تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(قادیانی مذہب' نمبر ۵۷ ص:۳۴۱' روزنامہ "الفضل" قادیان ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

جب قادیانیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں قادیان میں دوبارہ نازل ہونے کو تسلیم کر لیا' تو پھر لامحالہ انہیں قرآن کے قادیان میں دوبارہ نازل ہونے کو بھی تسلیم کرنا ہی تھا' لہٰذا قادیانیوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید کے حرمین شریفین کے بعد قادیان میں دوبارہ نازل ہونے کو بھی عقیدہ کا روپ دے دیا' چنانچہ ان کے نزدیک قرآن مجید کو بھی بالکل اسی طرح اور انہی الفاظ کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی پر

نازل ہونا چاہیے تھا‘ جیسا کہ بقول ان کے بالکل وہی محمد رسول اللہ قادیان میں مبعوث ہوئے‘ جو مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے تھے‘ چنانچہ قرآن کے قادیان میں نازل ہونے کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک تحریر ملاحظہ فرمایئے:

’’یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ ’انا انزلناہ قریباً من القادیان‘ وبالحق انزلنه وبالحق نزل‘ وکان وعد اللّٰہ مفعولاً...... ’’اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا‘ جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے‘ ہوا تھا‘ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں‘ اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے...... تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے‘ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘ (ازالہ اوہام ص:۷۳‘۷۴‘ روحانی خزائن ج:۳‘ ص:۱۳۹‘۱۴۰)

دنیا کا کوئی قادیانی‘ قیامت تک قرآن مجید کے کسی نسخہ میں ’’قادیان‘‘ کا لفظ لکھا ہوا نہیں دکھا سکتا‘ کیا یہی قادیانیوں کا قرآن مجید پر ایمان ہے کہ وہ ’’قادیان‘‘ کے لفظ کی قرآن پاک میں موجودگی کا یقین کیے بیٹھے ہیں۔

صرف یہی نہیں‘ بلکہ قادیانیوں کے نزدیک قادیان میں نازل ہونے والے قرآن کے تیس کے بجائے بیس پارے ہیں‘ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

’’خدا کا کلام اس قدر مجھ پر (نازل) ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص:۳۹۱‘ روحانی خزائن ج:۲۲‘ ص:۴۰۷)

حالانکہ کیا مسلم؟ کیا غیر مسلم؟ ہر ایک یہ جانتا ہے کہ قرآن مجید کے بیس نہیں‘ بلکہ تیس جزو یا تیس پارے ہیں‘ لہٰذا لفظاً یا شوشۃً تو کیا‘ پورے دس پاروں کا فرق آ گیا‘ چنانچہ قادیانیوں کا دل کی گہرائیوں سے یہ ایمان ٹھہرا کہ قرآن کا ’’ایک لفظ یا شوشہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا‘‘ البتہ دس پاروں کا فرق آ سکتا۔

مزید برآں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے الہامات اور کشف کے بھی اللہ کا کلام ہونے کے مدعی تھے‘ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر‘ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں‘ اسی طرح اس کلام کو جو میرے پر نازل ہوتا ہے‘ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۲۱۱‘ روحانی خزائن ج:۲۲‘ ص:۲۲۰)

’’میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں‘ ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج:۳‘ ص:۱۵۴)

ان کے اس دعوے کی تائید کرتے ہوئے روزنامہ ’’الفضل‘‘ لکھتا ہے:

’’ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان‘ مورخہ ۱۳/ جنوری ۱۹۳۵ء منکرین خلافت کا انجام ص:۴۹‘ مصنفہ جلال الدین شمس قادیانی‘ قادیانی مذہب ص:۲۷۰‘ فصل:۳‘ نمبر۴۴)

جب قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی پر وارد ہونے والے الہامات بھی ’’کلام الٰہی‘‘ اور ’’قرآن مجید کے ہم مرتبہ‘‘ ٹھہرے تو ان کے دو گروپوں میں ’’پرانے قرآن‘‘ اور ’’نئے قرآن‘‘ کی بحث چھڑ گئی‘ چنانچہ قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے پیروکار دوسرے گروپ کے سربراہ مرزا محمود اور اس کے پیروکاروں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’اب جو قرآن محمودی حضرات پیش کریں گے‘ ضرور ہے کہ وہ پرانے قرآن کا‘ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا‘ اور نئے قرآن کا‘ جو مسیح موعود پر یا دوسرے لفظوں میں محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت ثانی میں نازل ہوا‘ دونوں کا مجموعہ ہونا چاہئے۔‘‘

(اجرائے نبوت کا فتنہ عظیم‘ از ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی‘ مندرجہ اخبار’’پیغام صلح‘‘ لاہور‘ مورخہ ۱۱/ جون ۱۹۳۴ء)

لیکن بعدازاں قادیانیوں نے ’’پرانے‘‘ اور ’’نئے قرآن‘‘ کے مجموعہ کے چکر میں پڑنے کے بجائے ’’نئے قرآن‘‘ کو ’’تذکرہ‘‘ کے نام سے شائع کر دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں کے نزدیک اب ’’قیامت تک کے لئے اللہ کی آخری کتاب‘‘ درحقیقت ’’تذکرہ‘‘ ہے‘ جس کو ان کے نزدیک ’’نئے قرآن‘‘ کا درجہ حاصل ہے‘ گویا لفظاً یا شوشہ کی تبدیلی کے بجائے ’’نیا قرآن‘‘ قادیان میں نازل کروالیا گیا۔

اب آیئے جہاد کی طرف! قادیانی جماعت کا کہنا ہے کہ: اس کے ارکان جہاد کے حقیقی مفہوم پر ایمان رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے دور میں جہاد بالسیف معطل ہے۔ قادیانی جماعت کے قیام سے لے کر آج تک ان کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے‘ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی فریضہ جہاد کو معطل‘ منسوخ‘ بلکہ حرام قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ‘ ص:۴۱‘ روحانی خزائن ج:۱۷‘ ص:۷۷)

لیکن دوسری طرف مرزا صاحب اپنی تحریروں میں اس حقیقت کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ان کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے مسلمانوں کے خلاف جنگ اور قتال بالسیف کے لئے انگریزوں کو پچاس مسلح فوجی مہیا کئے‘ جبکہ ان کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بھی ان کاموں میں پیچھے نہیں رہے (دیکھئے سیرت المہدی) گویا جہاد کی معطلی صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے ہے‘ جبکہ اندرون خانہ قتال اور ’’جہاد بالسیف‘‘ کی مکمل تیاریاں ہیں‘ یہاں ہم قارئین کو یاد دلانا چاہیں گے کہ قادیانیوں کی الفرقان بٹالین ’’جہاد بالسیف‘‘ ہی کے لئے قائم کی گئی تھی‘ نیز ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے بے گناہ طلبہ کو جس طرح وحشیانہ انداز سے تشدد کا نشانہ بنا کر گویا موت کے منہ میں دھکیلا گیا‘ کیا وہ جنگ اور قتال کی ایک صورت نہیں تھی؟ کیا قارئین یہ بات بھول سکتے ہیں کہ چھ سو قادیانیوں کے اسرائیل میں فوجی تربیت پانے کی خبریں ملکی اخبارات و جرائد میں شائع ہو چکی ہیں؟ کیا وہ قادیانی فوجی جنگ اور قتال کی تربیت نہیں پا رہے تھے؟ دوسری طرف دیکھا جائے تو پاک فوج کا موٹو جہاد ہے اور وہ بھی جہاد بالسیف‘ بلکہ اعلیٰ ترقی یافتہ اسلحہ اور گولہ بارود کے ساتھ‘ اگر قادیانی‘ جہاد بالسیف کو معطل‘ بلکہ حرام سمجھتے ہیں‘ تو وہ پاک فوج میں شامل ہو کر ایک ’’معطل‘‘ بلکہ ’’حرام‘‘ کام میں اعانت کا ارتکاب کیوں کر رہے ہیں؟ نیز وہ پاک فوج سے اس ’’معطل‘‘ اور ’’حرام‘‘ کام کی تربیت کیوں پا رہے ہیں؟

اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو یہ بھی بتانا چاہئے کہ دین کے ایک قطعی حکم جہاد‘ جس کی فرضیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے‘ کی معطلی کا اختیار انہیں کس نے دیا ہے؟ کیا یہ بھی ان کے ’’نئے قرآن‘‘ میں لکھا ہوا ہے کہ اب جہاد بالسیف معطل ہے؟ کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ ان کے نبی کا فرمان ہے‘ جو اپنے اوپر وارد ہونے والے ہر ’’الہام‘‘ کو قرآن کے برابر سمجھتا تھا۔

البتہ اس سے یہ ضرور واضح ہو گیا کہ قادیانی‘ جہاد کے حقیقی مفہوم پر ایمان نہیں رکھتے‘ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ارشادات و الہامات پر ایمان رکھتے ہیں‘ مرزا صاحب‘ اسلام کے جس عقیدہ کا انکار کر دیں‘ قادیانی صاحبان بھی اس کا انکار کر گزریں گے‘ اور مرزا صاحب جس اسلامی فریضہ کی فرضیت کے منکر ہو جائیں‘ قادیانی بھی اس کی فرضیت کے منکر ہو جائیں گے‘ پھر اس کے لئے وہ کبھی ’’معطلی‘‘ کا لفظ استعمال کریں گے اور کبھی اس فریضہ کے حرام ہونے کا ’’فتویٰ‘‘ دیں گے۔

اس پوری تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ختم نبوت‘ قرآن مجید اور جہاد جیسے عقائد‘ اعمال اور صفات الٰہیہ پر قادیانیوں کو قطعاً ایمان نہیں ہے اور وہ ’’دل کی گہرائیوں سے‘‘ ان کی مخالفت پر ایمان رکھتے ہیں‘ یہی قادیانیوں کا عقیدہ ہے اور یہی اُن کا مذہب۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

پہلی قسط

غیر اسلامی عقائد واحکام سے توبہ کیجئے

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

وضوٗ طہارت اور نجاست کے متعلق غلط باتیں:

مسئلہ:...... عوام میں مشہور ہے کہ بلا وضو درود شریف پڑھنا درست نہیں' سو یہ بات غلط ہے' بلکہ قرآن بھی بلاوضو پڑھنا درست ہے' البتہ قرآن کو بلاوضو ہاتھ لگانا درست نہیں۔

مسئلہ:...... یہ بھی مشہور ہے کہ کسی کا ستر کھلا ہوا نظر پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' سو یہ محض غلط بات ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ سور کے دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' سو اس کی کچھ اصل نہیں۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا چاہئے' سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعضے کہتے ہیں کہ جس وضو سے جنازہ کی نماز پڑھی ہو' اس سے پنجگانہ نمازوں میں سے کوئی نماز نہ پڑھے' سو یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام کہتے ہیں کہ اگر پانی میں ناخن ٹوٹ جائے تو اس کا استعمال کرنا مکروہ ہے' سو یہ محض غلط ہے' البتہ اگر ناخن میں میل جمع ہو تو اس کو برتنا نظافت کے خلاف ہے۔

مسئلہ:...... بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ باہر پھرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' سو یہ محض غلط ہے' البتہ بے ضرورت باہر نکلنا بُرا ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عورتیں سمجھتی ہیں کہ جس عورت کے ہاتھ میں چوڑی نہ ہو یا کم از کم ایک ہی ناخن میں مہندی نہ ہو' اس کے ہاتھ کا پانی مکروہ ہے' سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... حقہ کے پانی کو بھی عوام ناپاک سمجھتے ہیں' اگرچہ اس سے بچنا نظافت کے لئے ضروری ہے' لیکن اس سے نجس ہونا لازم نہیں آتا۔

مسئلہ:...... اسی طرح اکثر عامل التفات نہیں کرتے کہ آیات قرآنیہ کو بے وضو لکھ دیتے ہیں' اسی طرح بے وضو آدمی کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں' اس کا لکھنا اور مس کرنا دونوں بلاوضو ناجائز ہیں۔

مسئلہ:...... بعضے آدمی کپڑے یا تکیہ پر تیمم کر لیتے تھے' اگرچہ اس پر زیادہ غبار نہ ہو' تو یہ بالکل درست نہیں۔

طہارت ونجاست:

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ جو شخص نیا مسلمان ہو' اس کو غسل دینا چاہئے' ورنہ وہ پاک نہیں ہوتا' سو یہ بات محض بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ زچہ جب تک غسل نہ کرے' اس کے ہاتھ کی کوئی چیز درست نہیں' یہ بھی غلط ہے' حیض ونفاس میں ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ:...... بعض عورتوں میں مشہور ہے کہ اگر کوا وغیرہ گھڑے میں چونچ ڈال دے تو اس میں اتنا پانی بھرے کہ باہر کو نکل جائے' اس سے پانی پاک ہو جاتا ہے' سو اس کی کوئی اصل نہیں' جس جانور کا جھوٹا مکروہ یا ناپاک ہے' پانی اتر جانے سے بھی وہ ایسا ہی رہے گا' اور اگر پاک ہے تو اس کی حاجت نہیں۔

مسئلہ:...... عام عورتیں چالیس روز تک نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتیں' اگرچہ پہلے ہی پاک ہو جائیں' سو یہ بات دین کے بالکل خلاف ہے' چالیس دن نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے' باقی اقل مدت کی کوئی حد نہیں' جس وقت پاک ہو جائے' غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے' اسی طرح اگر چالیس دن میں بھی خون موقوف نہ ہو تو چالیس دن کے بعد پھر اپنے آپ کو پاک سمجھ کر نماز شروع کر دے۔

مسئلہ:...... بعض عوام سمجھتے ہیں کہ اگر کتے سے کوئی چیز کپڑا یا برتن وغیرہ چھو جائے تو وہ چیز ناپاک ہو جاتی ہے' یہ غلط ہے البتہ رال لگنے سے ناپاک ہو جائے گا۔

اذان' مساجد اور نماز کے متعلقات:

مسئلہ:...... بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گاڑی میں نماز پڑھتے وقت قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں' جدھر گاڑی جا رہی ہو' جس طرف سہولت سے جگہ مل سکے' رخ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے' سو یہ بالکل غلط ہے' قبلہ کا رخ معلوم کر کے نماز ادا کرنی فرض ہے۔

مسئلہ:...... گاڑی میں لوگ باوجود کھڑے ہوسکنے کے بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں اور قیام کی ضرورت نہیں سمجھتے' سو اس طرح نماز ادا نہیں ہوتی' نماز کھڑے ہوکر پڑھنا ضروری ہے' اس غلطی میں پڑھے لکھے لوگ بھی شامل ہیں۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ نماز کے لئے اذان مسجد میں بائیں طرف ہو اور تکبیر داہنی طرف' شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ:...... بعضے لوگ اذان کے سامنے یا دعا کے سامنے سے نکلنا جائز نہیں سمجھتے' اس کی کچھ اصل نہیں۔

مسئلہ:...... بعض کو طاعون میں اذانیں دیتے ہوئے دیکھا ہے' اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ اگر مقتدی عمامہ باندھے ہو اور امام صرف ٹوپی پہنے ہو تو نماز مکروہ ہے' یہ محض بے اصل بات ہے' البتہ جو شخص خالی ٹوپی سے بازار اور مجمع احباب میں جاتا ہوا شرم محسوس کرتا ہو' اس کو بدون عمامہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے' خواہ امام ہو یا مقتدی۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ جس کی صبح کی سنتیں رہ جائیں' اس کے درست ہونے کی شرط یہ ہے کہ سورج نکلنے تک اسی جگہ بیٹھا رہے' سو یہ بھی غلط ہے' بلکہ یہ جائز ہے کہ کسی کام میں لگ جائے اور آفتاب نکلنے کے بعد ان کو پڑھ لے۔

مسئلہ:...... بعض عورتیں نماز پڑھ کر جائے نماز کا گوشہ یہ سمجھ کر الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا' یہ بے اصل بات ہے۔

مسئلہ:...... اکثر عوام کا خیال ہے کہ مریض جماعت میں شریک ہو تو تمام صف کے کنارہ اور بائیں طرف بیٹھے' گویا درمیان میں بیٹھنے کو برا سمجھتے ہیں' سو یہ امر محض بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... بعض کا خیال ہے کہ تہجد کے بعد سونا نہیں چاہئے' ورنہ تہجد جاتا رہتا ہے' سو اس کی کچھ اصل نہیں' اور بہت آدمی اسی وجہ سے تہجد سے محروم ہیں کہ صبح تک جاگنا مشکل ہے اور سونے کو ممنوع سمجھتے ہیں' سو یہ جان لینا چاہئے کہ تہجد کے بعد سو جانا بھی درست ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ دوپہر (یعنی عین زوال) کے وقت قرآن پڑھنا ممنوع ہے' سو یہ محض غلط ہے' البتہ نماز پڑھنا اس وقت بے شک ممنوع ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھنا ناجائز ہے' سو یہ محض غلط ہے' البتہ اتنی اٹکل ضرور ہے کہ رخ سے بے رخ نہ ہو۔

مسئلہ:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ تلاوت کرکے دونوں طرف سلام پھیرے' یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کو اس بات کا پابند دیکھا گیا ہے کہ جب جمعہ کے لئے آتے ہیں' اوّل مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر سنتیں پڑھتے ہیں' گو نزدیک ہی سے آئے ہوں' سو اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ:...... عوام متکبرین میں مشہور ہے کہ جس امام کے گھر میں پردہ نہ ہو' اس کے پیچھے نماز درست نہیں' سو سمجھ لیا جائے کہ ان معترضین کی بیبیاں اگر ایک نامحرم کے روبرو بھی آتی ہوں تو ان کو بھی بے پردہ کہا جائے گا اور امام و مقتدی سب یکساں ہوئے۔

مسئلہ:...... بعضوں کو خاص استخارہ اس غرض سے بتلاتے دیکھا ہے کہ اس سے کوئی واقعہ ماضیہ یا مستقبلہ معلوم ہوجائے گا' سو استخارہ شریعت میں اس غرض کے لئے منقول نہیں' وہ تو محض کسی امر کے کرنے نہ کرنے' تردد رفع کرنے کے لئے ہے' نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لئے' بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ:...... عوام میں مشہور ہے کہ نماز عشاء سے پہلے سوتے رہنے سے عشاء کی نماز قضا ہوجاتی ہے' یعنی پھر اگر پڑھے تو قضا کی نیت کرے' سو یہ بالکل غلط ہے' البتہ بلا عذر سونا درست نہیں اور نصف شب کے بعد وقت مکروہ ہوجاتا ہے' اگرچہ سویا بھی نہ ہو۔

مسئلہ:...... عورتوں میں مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں' سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ تلاوت کے سجدے دو ہونے چاہئیں' یعنی ایک آیت پڑھے تو دو سجدے واجب ہوتے ہیں' سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... عوام میں بہت مشہور ہے کہ نماز میں داہنا انگوٹھا سرک جانے سے نماز جاتی رہتی ہے' سو یہ محض غلط ہے' البتہ بلا ضرورت کے اٹھانا بہت عبث ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کہتے ہیں کہ سنتوں کے بعد نہ بولے' اس کی کچھ اصل نہیں' بلکہ بعض اوقات تو بولنا مفید ہوتا ہے' جیسا کہ کسی نے مسئلہ پوچھا تو اس کا جواب دینا ضروری ہے۔

مسئلہ:...... اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ ریل میں سوار ہو کر نماز بیٹھ کر یا بے رخ پڑھ لینے کو جائز سمجھتے ہیں' سو ریل میں کوئی حکم نہیں بدلتا' ایسی معمولی دقتیں تو گھر میں بھی پیش آجاتی ہیں' اسی طرح نماز پڑھنے والی بی بی کو بھی بجلی (گاڑی)

میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں' جہاں بجلی کے ٹھہرنے کا خطرہ نہ ہو' وہاں زمین پر اتر کر نماز پڑھنی چاہئے' پردہ برقعہ کا کافی ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام ایسے مرض میں نماز چھوڑ دیتے ہیں' جس میں بدن اور کپڑا پاک رہنا مشکل ہے اور سمجھتے ہیں کہ اس حالت میں نماز جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں' سو یہ خیال محض غلط ہے' نماز پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے اور مسائل علماء سے دریافت کر لے' ایسی حالت میں نماز درست ہوجاتی ہے جب دھونے سے سخت تکلیف ہو' یا مرض بڑھنے کا ڈر ہو اور کپڑے بدلنے کے لئے زیادہ نہ ہوں تو اسی طرح نماز درست ہوجاتی ہے۔

مسئلہ:...... اکثر عوام کو دیکھا ہے کہ جماعت میں صف بندی کے وقت پاؤں کا انگوٹھا ملا کر صف سیدھی کیا کرتے ہیں' حالانکہ کندھے اور ٹخنے کی سیدھ کرنے سے صف سیدھی کرنا چاہئے۔

مسئلہ:...... اکثر عوام جمعہ کے خطبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر بلند آواز سے درود پڑھتے ہیں' یہ جائز نہیں' زبان سے درود شریف نہ پڑھے' ہاں دل ہی دل میں پڑھ لینے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ:...... اکثر عوام کو اس کا التزام کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کا پہلا خطبہ سنتے وقت دونوں ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور دوسرا خطبہ سننے کے وقت دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھ لیتے ہیں' یہ بھی بے اصل بات ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام نماز میں بائیں کہنی کھلی رہنے سے نماز میں خرابی آنا سمجھتے ہیں' یہ خاص بائیں کہنی کی تخصیص غلط ہے' بلکہ دونوں میں خواہ دائیں ہو یا بائیں' کھلی رہنے سے نماز مکروہ ضرور ہوگی۔

مسئلہ:...... بعضی عورتیں فرض نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز سمجھتی ہیں' یہ بات بالکل غلط ہے' بلا عذر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔

جنازے کے متعلق غلط مسائل:

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ خاوند بیوی کے جنازہ کا پایہ نہ پکڑے' سو یہ محض غلط ہے' اجنبی لوگوں سے یہ زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ میت اگر گھر میں ہو تو اس کے لے جانے تک کھانا پینا گناہ ہے' یہ بات بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... عوام کہتے ہیں کہ میت کے غسل کے پانی پر پاؤں رکھنا درست نہیں اور اسی خیال سے غسل دینے کے لئے ایک لحد کھودتے ہیں کہ سب پانی اسی میں رہے' سو یہ بالکل غلط ہے۔

مسئلہ:...... عوام کہتے ہیں کہ جو عورت حالت حیض میں ہو اور زچہ مر جائے اس کو دو دفعہ غسل دینا چاہئے' یہ محض بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... عوام میں اس کا بڑا اہتمام ہے کہ مردہ کو گھر کے برتنوں میں سے غسل نہ دینا چاہئے' بلکہ کورے منگوا کر غسل دیں اور پھر ان برتنوں کو گھر میں استعمال نہ کریں' بلکہ مسجد میں بھیج دیں یا پھوڑ دیں' یہ بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام محرم میں قبروں پر تازہ مٹی ڈالنے کو ضروری سمجھتے ہیں' سو اس کی بھی کچھ اصل نہیں۔

مسئلہ:...... عوام کو دیکھا ہے کہ نماز جنازہ کی تکبیرات کہتے وقت منہ آسمان کی طرف اٹھایا کرتے ہیں' یہ بے اصل ہے۔

مسئلہ:...... اکثر جگہ دستور ہے کہ جنازہ کو دفن کرتے وقت مردہ کو قبر میں چت لٹا کر صرف اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں' یہ ٹھیک نہیں' بلکہ قبلہ کی طرف بالکل کروٹ دے دینی چاہئے۔

روزہ' حج اور زکوٰۃ کے متعلق غلط خیالات:

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ ایک روزہ رکھنا اچھا نہیں' اس مشہور بات کی بھی کچھ اصل نہیں۔

مسئلہ:...... عوام میں مشہور ہے کہ جو شخص شش عید کے روزے رکھنا چاہے' اس کو چاہئے کہ ایک روزہ ضرور عید سے اگلے ہی دن رکھ لے' ورنہ پھر وہ روزے نہ ہوں گے' سو یہ بالکل بے اصل بات ہے۔

مسئلہ:...... بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ نفل روزہ کی سحری نہیں ہے' سو یہ غلط ہے' اس میں فرض اور نفل روزے سب برابر ہیں۔

مسئلہ:...... بعضے عوام سے سنا گیا ہے کہ نفل روزہ بعد نماز مغرب کے افطار کرے' سو اس کی کچھ بھی اصل نہیں۔

مسئلہ:...... بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ احرام میں دو پاٹ کی چادر جس کے درمیان میں سلائی ہو' درست نہیں' مگر یہ محض بے اصل ہے' مرد کو ممنوع وہ سلائی ہے جس سے کپڑے کو بدن کی ہیئت پر بنایا جاتا ہے' جیسے کرتہ یا پاجامہ وغیرہ۔

مسئلہ:...... بعض عوام کا خیال ہے کہ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جائے اور کہا نہ جائے کہ یہ زکوٰۃ ہے' تو شاید زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی' سو یہ خیال بالکل غلط ہے' بدون کہے بھی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے' مگر اپنے دل میں ارادہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام کا خیال ہے کہ جو زیور چاندی‘ سونے کا ہر روز پہنا جاتا ہے‘ اس میں زکوٰۃ نہیں‘ سو جان لینا چاہئے کہ رکھا ہوا زیور اور استعمال میں آنے والا زیور سب برابر ہے اور سب میں زکوٰۃ ہے۔

نکاح وطلاق کے متعلق غلطیاں:

مسئلہ:...... بعض جگہ عوام کا گمان ہے کہ بلا گواہ بھی مرد و زن کی رضا مندی سے نکاح ہوجانے کو درست سمجھتے ہیں اور اس کا نام تن بخشی رکھا ہے‘ سو یہ گمان باطل ہے‘ اس طرح ہرگز نکاح نہیں ہوسکتا‘ بلکہ وہ زنا ہوگا۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ پیر کا مریدنی سے نکاح درست نہیں‘ سو یہ محض غلط ہے‘ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کے پیر تھے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک پیر کے مرید نہ ہوں ورنہ بھائی بہن ہوجاتے ہیں‘ یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک برتن میں دودھ نہ پئیں‘ ورنہ دودھ شریک بھائی بہن بن جائیں گے‘ یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کہتے ہیں کہ بیس اولاد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے‘ سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کہتے ہیں کہ حوا کو بُرا کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے‘ سو یہ محض غلط ہے‘ البتہ حوا کو بُرا کہنا جائز نہیں۔

مسئلہ:...... عام دستور ہے کہ کوئی کافر عورت مسلمان ہو تو مسلمان کرتے ہی اس کا نکاح کسی مسلمان سے کردیتے ہیں‘ سو یہ بڑی غلطی ہے‘ اگر کافروں کی عملداری میں کوئی کافر عورت مسلمان ہوجائے تو تین حیض گزرنے سے تو اس پر طلاق پڑے گی‘ اس کے بعد تین حیض عدت‘ گویا چھ حیض کے بعد نکاح درست ہوگا۔

مسئلہ:...... بعض عورتیں صرف عدت میں نامحرم سے سر ڈھانکنے کو لازم سمجھتی ہیں اور ویسے نہیں‘ سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... اگر بیوی‘ شوہر کو باپ کہہ دے تو عوام سمجھتے ہیں کہ نکاح میں خلل آجاتا ہے‘ سو یہ محض بے اصل بات ہے‘ مگر اگر شوہر بھی بیوی کو ماں یا بیٹی کہہ دے تو بھی نکاح میں فرق نہیں آتا‘ لیکن یہ بات بے ہودہ اور لغو ہے‘ اگر یوں کہا ہے کہ تو مجھ پر مثل ماں بیٹی کے ہے تو اس میں بعض صورتوں میں عورت حرام جاتی ہے‘ جس کی تفصیل ضرورت کے وقت علمائے دین سے معلوم ہوسکتی ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کو اس میں شبہ رہتا ہے کہ حالت حیض میں نکاح شاید درست نہیں ہوتا‘ سو یہ شبہ بے اصل ہے‘ اس حالت میں نکاح درست ہے‘ البتہ ناف سے زانو تک اس حالت میں دیکھنا‘ ہاتھ وغیرہ لگانا درست نہیں۔

مسئلہ:...... عوام الناس ممانی اور چچی اور سوتیلی ساس سے نکاح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے‘ سو یہ اعتقاد باطل ہے‘ اور یوں کوئی لحاظ کی وجہ سے ان رشتوں سے نکاح نہ کرے وہ اور بات ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام سمجھتے ہیں کہ غصہ میں یا دھمکانے کی نیت سے اگر طلاق دیدے تو طلاق نہیں پڑتی‘ سو یہ بالکل غلط ہے۔

خرید وفروخت‘ ذبح‘ قربانی اور عقیقہ کے متعلق اغلاط:

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ کسی چیز کے خریدنے کے بعد دکاندار سے کچھ زائد مانگنا گناہ ہے‘ جس کو رونگا کہتے ہیں‘ سو یہ غلط ہے‘ البتہ بائع کو تنگ کرنا حرام ہے‘ لیکن اگر خوشی سے دیدے تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ:...... یہ بھی زمینداروں کو کہتے سنا ہے کہ پھل آنے سے پہلے بہار کا بیچنا دیتے تو درست ہے‘ سو یہ بات بالکل غلط ہے‘ اس اجارہ سے وہ بیع درست نہیں۔

مسئلہ:...... بعض عوام کہتے ہیں کہ بقر عید کے روز قربانی کرنے تک روزہ سے رہے‘ یہ محض بے اصل ہے‘ البتہ اپنی قربانی سے کھانا مستحب ہے‘ لیکن وہ روزہ نہیں ہے‘ نہ اس میں روزہ کا ثواب ہے‘ نہ اس میں روزہ کی نیت ہے۔

مسئلہ:...... بعضے لوگ بدھیا (خصی) جانور کی قربانی درست نہیں سمجھتے‘ سو یہ محض غلط بات ہے‘ بلکہ بدھیا کی تو اور زیادہ افضل ہے‘ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدھیا دنبہ کی قربانی فرمائی ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام عورتوں کے ذبیحہ کو درست نہیں سمجھتے‘ سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... عوام میں مشہور ہے کہ ذبح کرنے والے کے ساتھ جانور کو پکڑنے والے اور امداد کرنے والے پر بھی ”بسم اللہ، اللہ اکبر“ کہنا واجب ہے‘ سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ:...... بہت مشہور ہوچکا ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں‘ باپ‘ نانا‘ نانی‘ دادا‘ دادی کو کھانا درست نہیں‘ سو اس کی کوئی اصل نہیں‘ اس کا حکم قربانی کا سا ہے۔

مسئلہ:...... بعضے سمجھتے ہیں کہ اگر ذبح کی اعانت کرنے والا‘ مثلاً جانور کو پکڑنے والا کافر ہو تو ذبیحہ حلال نہیں سمجھا جاتا‘ یہ سمجھنا بالکل غلط ہے۔

مسئلہ:...... بعض لوگ ذبح کرتے وقت حرام مغز (وہ سفید غدود) جو گردن کی ہڈی کے اندر ہوتی

ہے کاٹ ڈالتے ہیں' حالانکہ جن رگوں کا کاٹنا ضروری ہے وہ پہلے کٹ چکی ہوتی ہیں' یہ غلط ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے' اسی طرح بعض لوگ ذبح کے وقت گردن کو توڑ دیتے ہیں یہ بھی ٹھیک نہیں ہے' اس سے جانور کو زائد تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

رہن' شفعہ' ہبہ (بخشش)' چوری' قسم اور نذر کے متعلق غلط مسائل:

مسئلہ:...... عام زمینداروں کا خیال ہے کہ اگر رہن میں راہن' زمین مرہونہ کے منافع کو حلال کردے تو وہ حلال ہوتا ہے' سو یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام میں مشہور ہے کہ اولاد ہوتے ہوئے اگر اپنی جائیداد کا جزو یا کل کسی کو ہبہ کرنا چاہے تو اس کے نافذ ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جائیداد اس وہب کی مکسوبہ (اپنی کمائی ہوئی) ہو' اگر جدی ہو تو جائز نہیں' یہ بھی محض غلط ہے' مکسوب اور موروث کا شرع میں ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام سمجھتے ہیں کہ حق شفعہ رشتہ دار جدی کے ساتھ خاص ہے' سو یہ محض غلط بات ہے۔

مسئلہ:...... بعضے عوام میں چور معلوم کرنے کو جائز اور حجت سمجھتے ہیں' سو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ نہ جائز ہیں اور نہ شرعاً حجت ہیں' اور جس فن کا وہ عمل ہے' اس کے اصول سے وہ عمل قابل اعتبار نہیں' وہ بالکل خیال کے تابع ہے' حتی کہ اگر دو عامل مختلف شخصوں پر چوری کا گمان رکھتے ہوں' تو ہر عامل کے عمل سے الگ الگ دونوں کا نام نکل آئے گا' بلکہ ان عاملوں کو فرضی نام بتائے جائیں تو اس عمل سے وہی نکل آئیں گے' جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل کوئی چیز نہیں۔

مسئلہ:...... بعض عوام سے سنا گیا ہے کہ قسم کھاتے وقت بائیں ہاتھ کا انگوٹھا موڑ لیا جائے تو قسم نہیں ہوتی' سو یہ محض لغویات ہے۔

مسئلہ:...... اکثر عوام کو دیکھا ہے کہ منت و نذر کی شیرینی مسجد میں لاکر عام طور پر تقسیم کر دیتے ہیں' وہیں بعضے سید اور غنی بھی ہوتے ہیں' پس سید اور غنی کو دینے سے نذر ادا نہیں ہوتی۔

عقائد' ایمان' ذکر' تلاوت' علم' عملیات اور تعویذات:

مسئلہ:...... مشہور ہے کہ گالی دینے سے چالیس روز تک ایمان سے دور ہو جاتا ہے' اگر اس مدت میں مر جائے تو بے ایمان مرتا ہے' سو یہ محض غلط بات ہے' ہاں! گالی دینے کا گناہ الگ بات ہے۔

مسئلہ:...... بعض علماء نے قرآن مجید میں بعض مقامات پر بے موقع وصل کرنے سے کفر کا فتویٰ لکھ دیا ہے' اور اس سے بڑھ کر یہ کہ الحمد شریف کے بعضے حروف کے وصل سے شیطان کا نام پیدا ہونا لکھا ہے' سو ان دونوں امر کی کچھ اصل نہیں' البتہ قواعد قرآن کے اعتبار سے یہ دونوں وصول بے قاعدہ اور قبیح ہیں' مگر کفر یا شیطان کے نام کا دعویٰ محض تصنیف ہے۔

مسئلہ:...... بعض عوام کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں' ایک کونے میں کھڑی ہو کر دیکھتی ہیں کہ کون ہم کو ثواب بخشتا ہے' اگر کچھ ثواب مل گیا تو خیر' ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہیں' (یہ) محض غلط عقیدہ ہے۔

مسئلہ:...... حفاظ وغیرہم میں مشہور ہے کہ بسم اللہ سورۂ براۃ پر کسی حالت میں نہیں پڑھی جاتی' سو بات یہ ہے کہ صرف ایک حالت میں بسم اللہ نہیں ہے کہ اوپر سے پڑھتے پڑھتے سورۂ براۃ شروع کرے' باقی اگر تلاوت اسی سورت سے شروع کرے یا درمیان میں سے کچھ وقفہ کر کے پھر بقیہ سورت پڑھے تو بسم اللہ پڑھے۔

مسئلہ:...... ذکر جہر کو بعض مشائخ بلا کسی شرط کے جائز سمجھتے ہیں' یہ غلط ہے کہ اس کے جواز کی ایک بہت بڑی ضروری شرط یہ ہے کہ اس سے کسی نماز پڑھنے والے کا دل پریشان نہ ہو اور سونے والے کی نیند خراب نہ ہو' اور جہاں اس کا احتمال ہو' آہستہ ذکر کرے' اگرچہ پکار کر کرنے کی تعلیم دی گئی ہو۔

مسئلہ:...... بعضے عوام سمجھتے ہیں کہ جو کوئی قل اعوذ برب الناس کا وظیفہ پڑھے' اس کا ناس ہو جاتا ہے' یہ خیال محض غلط ہے' بلکہ اس کی برکت سے تو وہ مصائب سے نجات پاتا ہے۔

مسئلہ:...... بعض طلبا کو سبق کے باب میں اس بات کا معتقد دیکھا ہے کہ "اذا فات السبت فات الست" اگر اس کو قضیہ اتفاقیہ سمجھا جائے تو خیر' لیکن لزومیہ سمجھنا بے اصل اور اختراع ہے' اور شعبہ ہے تاثیر ایام کے قائل ہونے کا' جو کہ شعبہ ہے نجوم کا۔

مسئلہ:...... اسی طرح بعض طلبا کو بدھ کے روز کتاب شروع کرنے کا اہتمام کرتے دیکھا ہے اور اس کو کسی روایت کی طرح مستند سمجھتے ہیں' سو اس باب میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

مسئلہ:...... بعض عاملوں کو' گو وہ اہل علم ہی ہوں' بعض عملیات میں دن وغیرہ کی قید کی رعایت کرتے ہوئے دیکھا ہے' سو یہ شعبہ نجوم کا ہے اور واجب الترک ہے' اور یہ خیال کہ یہ عمل کی شرط ہے' محض غلط ہے' میں نے ایسے اعمال میں یہ قید بالکل حذف کر دی ہے اور پھر بھی بفضلہ تعالیٰ اثر میں کوئی کمی نہیں ہوتی' عمل کا اثر زیادہ تر خیال سے ہوتا ہے' ان قیود کو اس میں کوئی دخل نہیں' یہ سب دعوے ہیں عاملوں کے۔

(جاری ہے)

☆☆..........☆☆

آخری قسط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و تعلیمات

بابو شفقت قریشی سہام

آپ کی مخالفت کرنے والوں میں ولید بن مغیرہ' ابوجہل بن ہشام' امیہ بن خلف' ابولہب بن عبدالمطلب' عاص بن وائل' ابوسفیان بن حرب اور دیگر روسائے قریش پیش پیش تھے لیکن جس دین کی بنیاد امانت اور صداقت پر ہو وہ کیونکر مغلوب ہوسکتا ہے؟ چنانچہ اس کے ذریعہ ایک ایسی قوت پیدا ہوئی کہ اسلام بحر اوقیانوس سے کاشغر تک اور جنوب مشرق میں انڈونیشیا' ملیشیا اور فلپائن تک صرف سو سال میں پھیل گیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مکی دور دعوت و تبلیغ کا دور تھا' اور مدنی دور دعوت اور غلبۂ حق دونوں کا۔ مکہ مکرمہ میں محنت اور صبر کے ذریعے افراد تیار ہوئے اور مدینہ منورہ میں ایک مثالی اجتماعی نظام وجود میں آیا' دین کے احکام نافذ ہوئے اور اسلام ایک طاقت بن کر ابھرا۔

شرپسند عناصر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو مدینہ میں بھی شروع سے آخر تک پریشان رکھا اور تعمیر نو کے کام میں رکاوٹیں ڈالیں۔

آپ کی مکی اور مدنی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو انسانوں تک پہنچانے اور اس کی روشنی میں مثالی معاشرہ اور اسلامی حکومت قائم کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے جس میں وہ کامیاب ہوئے۔

بعثت کے بعد مکہ مکرمہ میں دعوت اسلام' عزم و استقلال کا مظاہرہ' ہجرت مدینہ' انصار مہاجرین میں رشتہ مواخات' میثاق مدینہ' غزوات' صلح حدیبیہ' سلاطین کو دعوت اسلام' فتح مکہ' جزیرہ عرب کے مختلف علاقوں میں قاضیوں کا تقرر اور حجۃ الوداع میں اہم تعلیمات اسلام کا اعلان آپ کے مشن کے اہم حصے ہیں' جن کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

حیات طیبہ کی بنیادی خصوصیات "خیر" ہے' یعنی بھلائی' نیکی' بہبود' ان کا دیا ہوا معاشی' سماجی اور تعلیمی نظام اس محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

آپ پیکر خیر و برکت ہیں' آپ کا کردار آئینہ کی طرح شفاف ہے' عالم شباب میں ہی امین اور صادق کہلائے' اعلان نبوت کے بعد بھی آپ کے اوپر دشمنوں کا اس قدر اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے' جہاں تک آپ کے اخلاق عالیہ کا تعلق ہے' قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آپ تو اخلاق عظیم کے مرتبہ پر فائز ہیں۔"

آپ کو اخلاق کے اتمام کے لئے مبعوث کیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا:

"آپ کا اخلاق تو قرآن ہے۔"

یہ حقیقت بغیر کسی شک وشبہ کے سامنے آتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق حسنہ کے ذریعہ ہی لوگوں کی حالت بدل ڈالی' اخلاق حسنہ کا بنیادی عنصر جذبہ ہمدردی اور منصفیانہ مساوات کا ذوق ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ کسی میں جرأت نہیں کہ سرور دو جہاں' فخر موجودات' رحمت للعالمین' شفیع المذنبین' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور صفات عالیہ کو کما حقہ بیان کر سکے کہ یہ مقام عجز ہے' زباں گنگ' قلم ساکت' فکر مختل اور عقول حیران ہیں' کوئی عادل ہے' کوئی سخی' کوئی ماہر لسانیات' کوئی ماہر نفسیات' کوئی مفکر' کوئی ادیب' کوئی پیکر جلال تو کوئی مرقع جمال' کوئی معلم تو کوئی حکیم' کسی کو علوم معیشت پر دسترس حاصل ہے تو کسی کو علم الادیان میں' مگر اس بزم ہستی اور کارگاہ حیات میں ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہوا جو ہمہ جہت جامع العلوم' جامع الکمالات' جلال و جمال کا پیکر اور ہر اعتبار سے عدیم النظیر ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح سرا خود خالق کائنات ہے' قرآن مجید ہی نہیں تورات' انجیل' زبور اور دوسری آسمانی کتابوں میں بھی آپ کی تعریف کی گئی ہے' آپ کا ذکر ہوتا ہے زمین و آسمان میں' فرشتوں کی دعاؤں میں' موذن کی اذانوں میں' انبیاء علیہم السلام آپ کا تعارف کرا کر دراصل میثاق ازلی سے عہدہ برآ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو مبعوث فرمایا' جو نہ صرف محسن انسانیت ہیں بلکہ خاتم النبیین اور رحمت للعالمین بھی ہیں۔ رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسانیت کو ظلم و ستم سے نجات ملے اور عدل و انصاف کا بول بالا ہو۔

نبی اکرم کا ظہور اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام اور احسان عظیم ہے' کیونکہ آپ کی آمد سے ایمان

کی نورانی شعاؤں نے پوری دنیا کو منور کر دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل میں بنیادی اصول مضمر ہیں' جس میں انسانی ترقی اور فلاح جیسے اجزاء شامل ہیں' افراد میں خودداری' خود اعتمادی اور خودی پیدا ہوتی ہے جو ترقی یافتہ اور مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔

۱۰/ رمضان المبارک ۸ ہجری بمطابق یکم جنوری ۶۳۰ء مکہ مکرمہ فتح ہوا' یہ حق کی فتح کا دن تھا' دشمنوں سے انتقام لینے کا سب سے بڑا موقع فتح مکہ کا دن تھا' لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے مغلوب ہو کر سامنے آئے تو آپ ؐ نے انہیں یہ کہہ کر معاف فرما دیا کہ: "تم پر کوئی ملامت نہیں' جاؤ تم آزاد ہو۔"

ابوسفیان کو جب فتح مکہ کے موقع پر آپ ؐ کے سامنے لایا گیا تو آپ محبت سے پیش آئے' ان کی تمام زیادتیوں کے باوجود نہ صرف معاف کر دیا' بلکہ ابو سفیان کے گھر کو دارالامان بنا دیا اور اعلان کر دیا کہ جو مشرک بھی ان کے گھر داخل ہو جائے گا' وہ امان پائے گا۔ مسلمان تین برس تک شعب ابی طالب میں محصور رہے' بچے بھوک سے تڑپتے رہے' لیکن جب انتقام کا وقت آیا تو ظلم کرنے والوں کو معاف کر دیا گیا۔

۱۰/ ہجری میں حج کے موقع پر تقریباً سوا لاکھ کے مجمع کو مخاطب کر کے آپ ؐ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا' جس میں فرمایا کہ:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں' کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں' کسی گورے کو کسی کالے پر یا کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ تم سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے' تمہارے اندر سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔"

اس مشن کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور احوالِ زندگی پر بار بار غور و فکر کرنا نہ صرف مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے' بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی ایک فریضہ انسانی کا درجہ رکھتا ہے' کیونکہ آپ ؐ کی نبوت اور آپ ؐ کا پیغام صرف مسلمانوں کے لئے ہی مخصوص نہ تھا' بلکہ پوری انسانیت کے لئے تھا' کیونکہ آپ ؐ پوری انسانیت کے لئے محسن اعظم ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"یہ امت مسلمہ اس وقت تک بخیر رہے گی جب تک بات چیت میں راست گوئی' فیصلہ کرنے میں عدل اور سزاوار سے رحم و عفو کا برتاؤ کرے گی۔"

ایک اور موقع پر آپ ؐ نے فرمایا:

"ایسے نہ ہو کہ اپنی عقل سے کام نہ لو اور دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرو اور کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی کریں گے' اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے' بلکہ اپنے آپ کو پختہ کر لو کہ احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرو گے اور برائی کرنے والوں کا جواب بھی احسان سے دو گے۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر کسی شے کو تمہیں حکم شرعی سے مارنا پڑے تو اسے احسان اور بھلائی کے ساتھ مارو۔"

اگر جانور ذبح کرنا پڑے تو اسے بھی بھلائی اور احسان سے مارو اور خوبی کے ساتھ ذبح کرو' چھری کو تیز کر لو تاکہ ذبیحہ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

عدل و انصاف زندگی میں ایک ایسا عمل ہے جس سے بندے کا تعلق اس کے خالق و رزاق سے استوار ہوتا ہے' اگر انصاف کی اعلیٰ قدریں نہ ہوتیں تو نظام عالم کا توازن درہم برہم ہو جاتا اور تمام امور میں ہلاکت و ناکامی اور تباہی کا سامنا کرنا پڑتا۔

آپ ؐ نے فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" حضور ؐ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے' لیکن ظالم کی مدد کیسے؟ آپ ؐ نے فرمایا: "ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔"

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ: تم کو اپنا مال پسند ہے یا اپنے رشتہ داروں کا؟ تو سب نے جواب دیا: اپنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہارا مال وہی ہے جو تم نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا وہ تمہارے وارثوں کا ہے۔

نمود و نمائش کا شائبہ بھی آپ کو پسند نہ تھا اور سادگی کو آپ ؐ بے حد پسند فرماتے تھے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بے حد فیاض و سخی تھے' لوگوں کو محنت کی کمائی کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے کہ سوال کرنے سے بہتر ہے کہ لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لادے اور بیچ کر اپنی آبرو بچا لے۔

حضرت حکیم بن حزامؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پے در پے کچھ مانگا' جو آپ ؐ نے عنایت فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ حرص و طمع کے ساتھ جو کھایا جاتا ہے وہ کبھی سیر نہیں ہوتا' نیز فرمایا: دست بالا دست زیریں سے بہتر ہے یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیمؓ پر آپ کی نصیحت کا اس قدر اثر ہوا کہ پھر تا حیات کوئی معمولی چیز بھی طلب نہ کی۔

اسلامی نظام معیشت میں باہمی کفالت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہمی کفالت سے غفلت نہ برتی جائے اور جس بستی میں کوئی شخص صبح کو اس حال میں اٹھے کہ وہ رات بھر بھوکا رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ پر اس بستی کی بقا و تحفظ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

ارشاد رسالت مآب ہوا کہ ایک مومن کو دوسرے مومن کے لئے عمارت کی اینٹوں کی مانند قرار دیا ہے کہ ہر اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے' مسلمان باہم ایک دوسرے سے مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں جیسے دیوار' جس کے ایک حصے سے دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بہتر اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حاجت مندوں کے لئے کھانے کا انتظام کرنا اور واقف' ناواقف سب کو سلام کرنا۔"

"ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجو کیونکہ یہ دلوں کے بغض کو گنواتا ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا خرچ خاوند پر' نابالغ اولاد کا خرچ والد پر' والدین کا خرچ بیٹا بیٹی پر' بہن کا خرچ بشرط استطاعت بھائی پر واجب کیا اور اس طرح معاشرہ میں ممکنہ غربت و افلاس کا سد باب کیا۔

مغربی معاشرہ میں بوڑھے ماں باپ خاندان کے افراد میں شمار نہیں ہوتے' خاندان جس نے بنایا اسی کو خاندان سے باہر کردیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھے والدین کو جو مقام دیا' مغربی معاشرہ اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

ماں کا درجہ اس قدر اونچا کردیا گیا جس کا غیر اقوام تصور بھی نہیں کرسکتیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کو بحران سے دوچار کرنے کی ہر صورت کا تدارک کیا' آپ نے فرمایا:

"جو شخص مسلمانوں کے لئے اشیاء کے نرخ گراں کرنے کی غرض سے ذخیرہ اندوزی کرے وہ غلط کار ہے۔"

ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

"جو شخص مسلمانوں کو بازار کے نرخ میں اس لئے دخل دے کہ اسے گراں کردے تو اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ قیامت کے دن اسے زبردست آگ میں جھونک دے۔"

گرانی کی خاطر غلہ روک رکھنے والا شخص لعنتی ہے' آپ نے گرانی کی خاطر غلہ روک رکھنے کے فعل کو گناہ قرار دیا اور فرمایا: کہ ایسے شخص کا صدقہ خیرات قبول نہ ہوگا۔

آجر اور مزدور کے متعلق واضح ہدایت فرمائیں۔

آجر' مزدور سے پوری طرح کام لے کر اسے مناسب اجرت ادا کرے' اسی طرح مزدور کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے کام میں مہارت حاصل کرے اور اپنے آجر کے ساتھ ہمدردی اور انصاف کرے' فرمایا: "بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے' بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور بھلائی کے ساتھ کام والے کا کام انجام دے۔"

نیز یہ بھی حکم ہے کہ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے بھائی ہی تمہارے خادم ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کردیا ہے' جس کسی کا بھائی اس کے ماتحت ہو' وہ اس میں سے کھلائے جس سے وہ خود کھاتا ہو اور اس سے پہنائے جس سے خود پہنتا ہو' اور فرمایا کہ تم ان سے ایسی مشقت کا بار نہ اٹھواؤ جو انہیں مغلوب کردے اور اگر ایسا بوجھ اٹھوانا ہی پڑ جائے تو پھر تو ان کی مدد کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضول خرچی اور کنجوسی دونوں کو ناپسند فرمایا ہے' باطل طریقوں سے مال کمانے' امانت میں خیانت کرنے' چوری کرنے' یتیموں کا مال ظلم سے حاصل کرنے' کم تولنے' فحش گوئی' اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے' لونڈی غلاموں سے برے کام کروانے' شراب نوشی' جوا' ڈاکا' بغض' کینہ' دشمنی' بخل' زر پرستی اور ظلم سے منع فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سادہ اور نمود و نمائش سے پاک رہن سہن کو پسند فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل اور اس کے پیچھے کار فرما اصول قیامت تک کے لئے راہ نجات اور دائمی فلاح کا ذریعہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گزرتے تو ایک بڑھیا ہر روز ان پر کوڑا پھینکتی تھی' ایک دن آپ گزرے تو اس نے کوڑا نہ پھینکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج وہ بڑھیا کدھر گئی؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے' چنانچہ آپ اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کام اپنے دست مبارک سے کرتے تھے' کپڑوں میں پیوند بھی خود ہی لگایا کرتے تھے۔

آپ واحد رہنما تھے کہ آپ کا ہر ساتھی آپ پر جان نثار کرتا تھا' کسی نے بھی آپ کے ساتھ غداری نہیں کی' جس کی انسانی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی' آپ نے اپنے ذاتی کام کے متعلق کبھی کسی کو حکم نہیں دیا۔

جب تک معاشی ناہمواری دور نہ ہوجائے اس وقت تک صاحب ثروت افراد کی دولت میں معاشرہ کا حق باقی رہتا ہے' چنانچہ فرمایا:

"وہ شخص مومن نہیں ہے' جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوک سے کروٹیں بدل رہا ہو۔" (مشکوٰۃ)

جس شخص کے پاس قوت وطاقت کا سامان اپنی حاجت سے زائد ہو' اس کو چاہئے کہ وہ فاضل سامان کمزور کو دیدے اور جس کے پاس خورد و نوش حاجت سے زائد ہو تو اس کو چاہئے کہ فاضل سامان نادار اور حاجت مند کو دیدے۔

ایک گنوار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی چادر جو اوڑھ رکھی تھی' اس زور سے کھینچی کہ نشان پڑ گیا' گنوار نے کہا: اے محمدؐ! مجھے بھی اس میں سے کچھ دینے کا حکم کرو' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے؟ آپؐ نے اس کی طرف غور سے دیکھا مگر ناراض نہ ہوئے اور جو کچھ پاس تھا' اسے دیدیا۔

عکرمہؓ بن ابی جہل کو ابتدا میں اسلام سے بے حد نفرت تھی اور طرح طرح کی سازشیں کرتے رہتے تھے' بعد میں اسلام کے غلبہ کے ڈر سے یمن بھاگ گئے تھے' ان کے اہل وعیال نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے امان طلب کی' یہ جانتے ہوئے بھی کہ عکرمہ ان کا بدترین دشمن ہے' آپؐ نے ان کے اہل وعیال کو امان دیدی' عکرمہ نے واپس آ کر اسلام قبول کرلیا اور بعد میں اسلام کی بہت خدمت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے بچے کو اس وقت گود میں اٹھایا جب اس کی سانسیں اکھڑ چکی تھیں' یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' حضرت سعدؓ نے جب پوچھا تو فرمایا: یہ رحم ہے' جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے' ڈال دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا خاص رخ یہ ہے کہ انہوں نے انسانی سماج کے لئے وہ اصول اور ضابطے پیش کئے ہیں جن کی بنیاد پر دنیا بھر کے انسانوں کی ایک برادری بن سکتی ہے اور انہی اصولوں کی بنیاد پر اگر انسان چاہے تو ایک عالمی ریاست تشکیل دی جاسکتی ہے۔

آج بھی اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ نظام کو صحیح معنی میں اپنایا جائے تو بعید نہیں کہ ویسے ہی نتائج رونما ہونے لگیں جیسے صحابہ کرامؓ کے دور میں ہوئے تھے اور ان فیوض وبرکات کا نزول ہو جن سے قرن اوّل کے مسلمان بہرہ ور ہوچکے ہیں۔

آج کی دنیا میں جو بحران اور بے چینی پائی جاتی ہے' اس کو حل کرنے کی صلاحیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے سوا کسی دین یا نظام میں موجود نہیں ہے' جہاں بڑے بڑے فلسفیوں اور حکیموں کی عقل حیران اور مجبور رہ جاتی ہے' وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی راہ نمائی کرتی ہے اور انسانوں کی روحانی اور قلبی مشکلات کی عقدہ کشائی کرتی ہے۔

☆☆..............☆☆

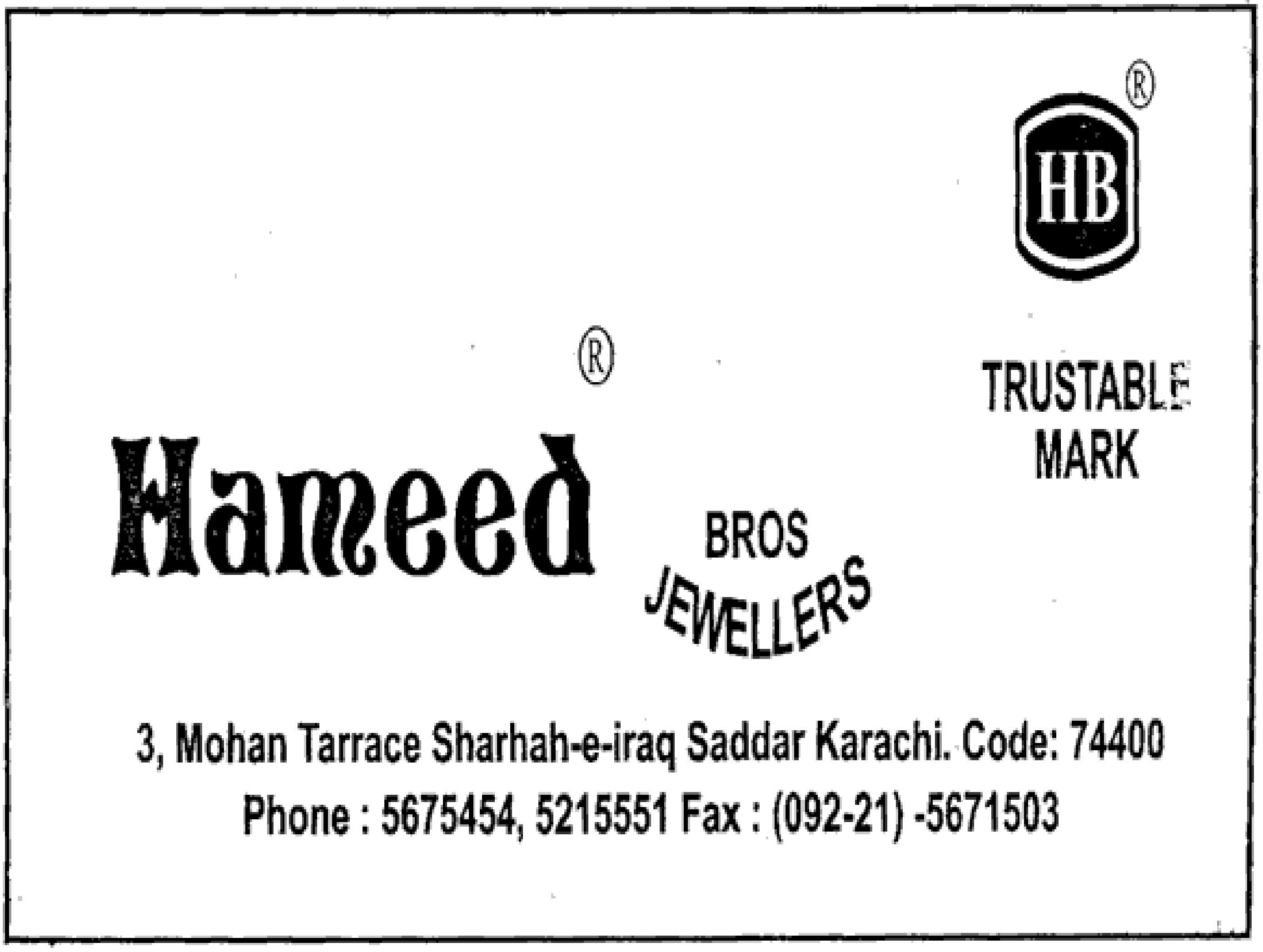

’بکر و ثیب‘

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک پیش گوئی

مولانا لال حسین اخترؒ

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو پرکھنے کے لئے کسی علمی بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی صداقت جانچنے کے لئے علمی حقائق فلسفیانہ دلائل' منطقی الجھنوں اور صرفی ونحوی بحثوں سے ہمیں بے نیاز کر دیا ہے' جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

الف:...... ''تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔'' (رسالہ استفتا ص۳' روحانی خزائن ص ۱۱۱' ج۱۲)

ب:...... ''سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں' کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔'' (شہادۃ القرآن ص ۶۵' روحانی خزائن ص ۳۷۶' ۳۷۵ ج۶)

ج:...... ''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸' روحانی خزائن ص ۲۸۸ ج۵)

د:...... ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔'' (کشتی نوح ص۵' روحانی خزائن ص۵ ج۱۹)

ہ:...... ''کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔'' (تریاق القلوب ص ۲۱۷' روحانی خزائن ص ۳۸۲ ج۱۵)

مرزا جی کی ان تحریرات نے فیصلہ کر دیا کہ ان کے صدق و کذب کی شناخت کا سب سے بڑا معیار ان کی پیشگوئیاں ہیں' حالانکہ صرف پیشگوئیاں نبوت کا معیار نہیں ہوسکتیں۔

علمائے اسلام کے اعتراضات سے مجبور ہو کر مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ بسا اوقات بدمعاشوں' بدکاروں' کنجریوں اور کافروں کے الہام اور خواب صحیح نکلتے ہیں اور ان کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

الف:...... ''بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں...... بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے' جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے' کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جو وہ بادہ بسر و آشنا بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔'' (توضیح مرام ص ۸۴'۸۳ روحانی خزائن ص ۹۵'۹۴ ج۳)

ب:...... ''ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو' کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکہ دیتا ہے' تا ایمان چھین لے۔'' (حقیقت الوحی ص۱' روحانی خزائن ص۳ ج۲۲)

ج:...... ''اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں' جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا' انہوں نے

ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کی کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا' ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں' بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آ گئیں۔'' (حقیقت الوحی ص۳' روحانی خزائن ص ۵ج ۲۲)

مرزا جی کی ان عبارات کے مطابق بدمعاشوں' بدکاروں' کنجریوں اور کافروں کی خوابیں' الہام اور پیشگوئیاں تو سچی نکلتی ہیں' لیکن علیٰ وجہ البصیرت ہمارا دعویٰ ہے' جس کی تردید قیامت تک امت مرزائیہ نہیں کرسکتی' کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی متحدیانہ پیشگوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ جتنی تحدی سے کوئی پیشگوئی کی گئی' اتنی ہی صراحت سے وہ غلط نکلی۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہر تصنیف میں اپنے نشانات' کرامات اور معجزات کے بے سرے راگ ہمیشہ الاپتے رہے اور یہاں تک لکھ دیا کہ:

''خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں ۔ ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۷' روحانی خزائن ص ۳۳۲ ج ۲۳)

مرزا کی تمام تصنیفات پڑھ لی جائیں تو سوائے فٹ بال کی طرح گول مول اور انٹ شنٹ پیشگوئیوں کے کسی ''نشان'' کسی ''کرامت'' اور کسی ''معجزے'' کا پتا نہیں چلتا۔

لطف یہ ہے کہ قادیانی پیشگوئیوں کے الفاظ بھی موم کی ناک کی طرح ہیں' جدھر چاہو اُلٹ پھیر کردو' اور جب تک انہیں تاویلات باطلہ کے شکنجہ میں نہ جکڑ دیا جائے' وہ کسی موقع پر چسپاں نہیں ہوسکتے۔

ساتھ ہی دجل وفریب اور کذب وافتراء بھی ہر پیشگوئی کا لازمی جزو ہے۔ ہم اس ٹریکٹ میں مشتے نمونہ ازخروارے' مرزا جی کی ایک عظیم الشان اور متحدیانہ پیشگوئی ''بکر وثیب'' کے چہرہ سے اس لئے نقاب اٹھاتے ہیں کہ علمائے اہل سنت والجماعت آج تک اسے منظر عام پر نہیں لائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا' جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ ''بکر وثیب'' جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا' ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا' پورا ہوگیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔'' (تریاق القلوب ص۳۴' روحانی خزائن ص ۲۰۱ ج ۱۵)

بقول مرزا غلام احمد یہ الہام ۱۸۸۱ء کا ہے' جس میں مرزا جی کو بشارت دی گئی اور ان سے وعدہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا: ''ایک کنواری اور دوسری بیوہ''۔ بقول مرزا کنواری کا الہام پورا ہوگیا اور بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا کسی بیوہ سے نکاح نہ ہوا اور وہ اس انتظار وحسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے' کسی بیوہ کے ساتھ نکاح کی ناکامی نے قطعی فیصلہ کردیا کہ مرزا قادیانی کا بیوہ کے نکاح کا ''الہام'' شیخ چلی کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مرزائی اس جھوٹی پیشگوئی کی اُلٹی سیدھی تاویل کرنے کے لئے کسی شرط کا بہانہ بھی نہیں کرسکتے' کیونکہ مرزا کا ''الہام'' اور اس کی تشریح صاف بتارہی ہے کہ بیوہ کے نکاح کی پیشگوئی بلاشرط ہے' نہ ہی بیوہ کے نکاح کے الہام کو محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی پر چسپاں کیا جاسکتا ہے' کیونکہ یہ ۱۸۸۱ء کا ''الہام'' ہے۔ اس وقت مرزا غلام احمد اور محمدی بیگم صاحبہ کے نکاح کا قصہ ہی شروع نہ ہوا تھا' جیسا کہ خود مرزا نے لکھا ہے:

''اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہئے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں کہ

یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی‘ اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا؟ اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ‘ میں نے ایک تازہ الہام جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جزو پر دلالت کرتا تھا‘ اس کو سنایا اور وہ یہ تھا کہ بکر و ثیب یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے۔ میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں۔ مجھے امید نہیں کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔ مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے کہ جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ (مرزا جی کی آسمانی منکوحہ محترمہ محمدی بیگم کا والد۔ ناقل) کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تھا...... پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تھا‘ جس کا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴‘ روحانی خزائن ص ۲۹۸ ج ۱۱)

مرزا غلام احمد ”نکاح بیوہ کے الہام“ اس کی امید اور حسرت سمیت ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ہیضہ کے مرض سے اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ بیوہ کا ”الہام“ جھوٹ اور بھنگڑ خانے کی گپ ثابت ہوا تو امت مرزائیہ نے ثیب (نکاح بیوہ) کے ”الہام“ کو تاویلات نہیں‘ بلکہ دجل و فریب کے شکنجہ میں جکڑ کر اس کی صورت کو مسخ کر دیا۔ نظارت تالیف و تصنیف قادیان نے (جس کے ناظر مرزا صاحب آنجہانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے ہیں) تذکرہ میں ”تریاق القلوب“ سے یہ پیشگوئی (جو ہم کتاب مذکورہ کے ص ۳۴ سے نقل کر چکے ہیں) درج کر کے حاشیہ میں لکھا ہے:

”یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین (یعنی مرزا قادیانی کی بیوی) کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے‘ جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں‘ خاکسار مرتب۔“ (تذکرہ ص ۳۸ حاشیہ طبع ۳)

قارئین کرام! پھر ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ”الہام“ اور اس کی تشریح و توضیح کو پڑھ لیجئے اور ساتھ ہی ”تذکرہ“ کے مرتب کی دجل آمیز عبارت پر غور کیجئے کہ کس قدر دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ! میں تو مرزائی مبلغین کی ایسی مکر و چالبازیاں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے قلوب میں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور نہ ہی انہیں لوگوں سے شرم و حیا آتی ہے۔

مرزا جی تو لکھتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا‘ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔“

مرزا جی کی اس تصریح کے خلاف مرزا کے چیلے لکھتے ہیں کہ ایک ہی نکاح سے ”الہام“ پورا ہو گیا‘ یعنی نصرت جہاں بیگم صاحبہ (مرزا بشیر الدین محمود احمد کی والدہ) کا کنواری ہونے کی حالت میں مرزا غلام احمد سے نکاح ہوا اور مرزا کی وفات کے بعد نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیوہ رہ گئیں۔

مرزائیو! ”تریاق القلوب“ صفحہ ۳۴ اور ”ضمیمہ انجام آتھم“ صفحہ ۱۴ کی ہماری درج کردہ اپنے ”مسیح موعود“ کی عبارت پڑھو تو تم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ نہیں لکھتے کہ میرے نکاح میں آنے والی کنواری بیوی‘ بیوہ رہ جائے گی‘ بلکہ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا‘ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔“

پس تم بتاؤ کہ کس بیوہ عورت سے مرزا جی کا نکاح ہوا؟ جب کسی بیوہ سے مرزا غلام احمد کا نکاح نہیں ہوا‘ اور یقیناً نہیں ہوا‘ تو تمہیں مرزا کو کاذب اور مفتری علی اللہ ماننے میں کون سا امر مانع ہے؟

کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ ہونے کے باعث مرزا کا ثیب (نکاح بیوہ) کا ”الہام“ صریح جھوٹ اور کھلا ہوا افتراء ہوا۔ پس مرزا جی کاذب ثابت ہوئے‘ کیونکہ:

”خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ: ”ان اللہ لا یهدی من هو مسرف کذاب“ سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں؟ جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو‘ اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۲‘۳۲۳ روحانی خزائن ص ۳۲۲‘۳۲۳ ج ۵)

مرزا جی نے خود تحریر کیا ہے:

”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲‘ روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

☆☆............☆☆

آخری قسط

حسن ادب اور اس کی اہمیت

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

طلبہ کو حضرت علیؓ کی نصیحتیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حقوق علم کے باب میں جو نصیحتیں کی ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے کہ عالم کو کوئی کام پیش آ جائے تو تم اس کا کام کرنے کے لئے سب سے آگے بڑھو' اس کی مجلس میں آہستہ آہستہ بات کرو' خدا کے واسطے اس کی توقیر کرو' اس سے لغزش ہو جائے تو اس کی معذرت قبول کرو۔

دوسرے بزرگوں نے فرمایا کہ: استاد کے پہلو میں نہ بیٹھو' وہ کہے تب بھی نہ بیٹھو' مگر جب جانو کہ نہ بیٹھنے سے اس کو صدمہ ہوگا تب مضائقہ نہیں ہے۔

۸:...... اس کے ساتھ بڑے ادب سے گفتگو کرے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے ''کیوں'' نہ کہے' اسی طرح ''ہم نہیں مانتے'' یا ''اس کو کس نے نقل کیا ہے'' یا ''یہ کہاں لکھا ہے'' یہ الفاظ نہ بولے۔

بعض سلف نے فرمایا کہ جو اپنے استاد سے ''یہ کیوں؟'' کہے' وہ کبھی فلاح نہ پائے گا۔

استاد سے بات کرنے میں اس کا خیال رکھے کہ اس طرح کے الفاظ نہ آنے پائیں ''سمجھا؟ ہے نا؟'' وغیرہ۔

۹:...... جو بات تم کو معلوم ہے' اس کو بھی استاد کی زبان سے اس طرح سنو جیسے تمہیں معلوم نہ تھی اور اس کی طلب تھی اور اس پر خوشی کا اظہار کرو' بلکہ اگر اس کو شروع کرنے کے بعد تم سے پوچھے کہ تم کو معلوم ہے؟ تو یوں جواب دو کہ میں حضرت کی زبان سے اس کو سننا چاہتا ہوں یا جناب جو بات فرمادیں گے وہ زیادہ صحیح ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

۱۰:...... استاد کو کوئی خط' درخواست یا استفتاء وغیرہ تہہ کیا ہوا نہ دے کہ اس کو کھولنے کی زحمت ہو' اسی طرح کتاب دے تو الٹی نہ دے' کوئی خاص مقام دکھانا ہو تو وہ مقام نکال کر دے اور جگہ بتادے۔

استاد کوئی چیز دیتا ہو تو اس طرح نہ لے کہ خود استاد کو ہاتھ بڑھانا یا کھسکنا پڑے' اسی طرح کوئی چیز اس سے لینے کے لئے کھسک کر نہ جائے' بلکہ کھڑے ہو کر اور اپنے پیر یا ہاتھ وغیرہ سے استاد کے کپڑوں کو نہ دبائے' قلم دے تو روشنائی میں ڈبو کر' دوات سامنے رکھے تو کھول کر۔

استاد کے سامنے خود مصلّی پر نہ بیٹھے' استاد مجلس سے کھڑا ہو' تو فوراً اس کا جوتا پیش کرے یا سیدھا کرے' یا کسی اعانت کا محتاج ہو' تو اس اعانت کے لئے شاگردوں کو مبادرت کرنی چاہئے۔

۱۱:...... استاد کے ساتھ رات کو آگے اور دن کو پیچھے چلے' مگر جب کہ اس کے خلاف میں کوئی دوسری مصلحت ہو تو خلاف میں مضائقہ نہیں۔

نامعلوم مقامات میں جیسے کیچڑ کی جگہ' ناپدان' نالی وغیرہ کے پاس خود آگے بڑھ جائے' آگے چلے تو ہر تھوڑی دیر کے بعد مڑ کر استاد کو دیکھ لے۔

استاد کی رائے غلط بھی ہو تو یہ نہ کہے کہ غلط ہے' یا یہ رائے ٹھیک نہیں ہے' بلکہ اس طرح کہے کہ مجھ کو یوں کرنے میں مصلحت معلوم ہوتی ہے۔ (تذکرة السامع والمتکلم)

الآداب الشرعیہ جلد:۲' صفحہ:۱۷۹ پر ابن الجوزیؒ کے حوالہ سے چند آداب مذکور ہیں۔ ازاں جملہ یہ کہ جب محدث کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کو سامع طالب علم پہلے سے جانتا ہے' تو اس کو اس میں مداخلت نہ کرنی چاہئے۔

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی بعض نوجوان مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتے ہیں اور میں اس کو اس طرح سنتا ہوں جیسے وہ میرے کان میں نہیں پڑی ہے' حالانکہ میں اس کو اس نوجوان کی پیدائش سے پہلے سن چکا ہوں۔ ابن وہبؒ بھی اپنی عادت یہی بیان کرتے تھے۔

حضرت عطاءؒ کی مجلس میں ایک شخص نے ایک حدیث بیان کرنی شروع کی' ایک دوسرا شخص بیچ میں دخل دینے لگا تو انہوں نے فرمایا: میں تو بعض آدمیوں کی زبانی ایک حدیث سنتا

ہوں اور اس کو بیان کرنے والے سے زیادہ جانتا ہوں پھر بھی اس طرح سنتا ہوں جیسے مجھے کچھ نہیں معلوم۔ (صفۃ الصفوۃ)

خالد بن صفوانؒ نے کہا: جب تمہارے سامنے کوئی آدمی تمہاری سنی ہوئی حدیث یا جانی ہوئی خبر بیان کرے تو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کو جانتا ہوں' اس میں شرکت نہ کرو' مثلاً بیچ میں نہ بول پڑو' کیونکہ ایسا کرنا خفیف حرکت اور بے ادبی ہے۔

ازاں جملہ یہ ہے کہ جب طالب علم کو کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو صبر کرے' تا آنکہ استاد کی بات ختم ہو' اس کے بعد ادب اور نرمی سے پوچھے' درمیان میں ان کی بات نہ کاٹے۔

ایک حکیم نے اپنے لڑکے کو نصیحت کی کہ حسن کلام کی طرح حسن استماع بھی سیکھنے کی ضرورت ہے اور حسن استماع یہ ہے کہ متکلم کو اپنی بات پوری کرنے کی مہلت دو اور اپنا منہ اور نگاہ اس کی طرف متوجہ رکھو اور کوئی بات تمہیں معلوم بھی ہو تو دخل مت دو' خاموشی سے سنو۔

ازاں جملہ یہ ہے کہ دوسرے سے کوئی مسئلہ یا بات پوچھی جارہی ہو تو تم مجیب نہ بن جاؤ۔

حکیم لقمانؒ نے اپنے بیٹے سے کہا: خبردار! دوسرے سے سوال ہو تو تم مجیب نہ بنو۔

ابن بطہؒ کہتے ہیں کہ: میں ابو عمر زاہدؒ کی مجلس میں تھا' کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا' میں نے پیش قدمی کر کے جواب دے دیا' تو ابو عمر نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: آپ فضولیات کے ماہر معلوم ہوتے ہیں' یہ سن کر میں بہت شرمندہ ہوا۔

اسی کتاب الآداب الشرعیہ میں ہے کہ ابو عبیدؒ فرماتے تھے کہ: علم کا شکریہ بھی ہے کہ تم جب کسی سے علمی مذاکرہ کرو اور اس مذاکرہ سے تم کو نئی معلومات حاصل ہوں' تو بعد میں جب بھی ان معلومات کا ذکر آجائے تو تم کو صاف صاف کہنا چاہئے کہ مجھے ان کی نسبت کچھ معلوم نہ تھا' تا آنکہ فلاں سے مذاکرہ ہوا تو اس نے مجھے یہ بتایا' ایسا کرو گے تو علم کا شکریہ ادا ہوگا' اس طرح بیان نہ کرو کہ گویا تم اپنی طرف سے یہ تحقیق بیان کر رہے ہو۔

اسی کتاب میں امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ اس علم کو کوئی حکومت اور عزت نفس سے حاصل کر کے فلاح نہ پائے گا' ہاں جو اس کو ذلت نفس اور عسرت برداشت کر کے اور علم کی خدمت اور تواضع کر کے حاصل کرے وہ فلاح پائے گا۔

اصمعیؒ سے منقول ہے کہ جو آدمی شاگردی کی ذلت تھوڑی دیر برداشت نہ کرے' وہ جہالت کی ذلت میں عمر بھر گرفتار رہے گا۔

ابن المعتزؒ نے کہا کہ جو طالب متواضع ہوگا' اسی کو زیادہ علم حاصل ہوگا' جس طرح پست جگہ میں زیادہ پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

حضرت زین العابدینؒ مسجد میں آتے تو انبوہ میں گھس کر زید بن اسلمؒ (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) کے حلقہ میں جا بیٹھتے' کسی نے ٹوکا تو فرمایا کہ علم کی شان یہی ہے کہ اس کے پاس آیا جائے اور طلب کیا جائے' جہاں کہیں بھی ہو۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن امام اعمشؒ کسی طالب علم پر غضبناک ہوگئے' دوسرے طالب علم نے کہا کہ: مجھ پر اس طرح خفا ہوتے تو میں ان کے پاس بھی نہ آتا' یہ سن کر امام اعمشؒ نے فرمایا کہ تمہاری طرح وہ بھی احمق ہے کہ میری کج خلقی کی وجہ سے اپنے نفع کی چیز چھوڑ بیٹھے۔

علامہ ابن الجوزیؒ نے فرمایا کہ اپنے سے زیادہ عمر یا علم والے کی موجودگی میں تحدیث نعمت نہ کرے۔

امام شعبیؒ جب ابراہیم نخعیؒ کے ساتھ ہوتے تھے تو ابراہیم کلام نہیں فرماتے تھے۔

امام سفیان ثوریؒ نے ابن عیینہؒ سے ایک بار فرمایا کہ آپ حدیث کیوں نہیں سناتے؟ یعنی روایت حدیث کا مشغلہ کیوں نہیں اختیار فرماتے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ جب تک زندہ ہیں' اس وقت تک تو یہ نہ کروں گا۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ میں عہد نبوی میں لڑکا تھا' جو سنتا تھا محفوظ ہوجاتا تھا' یعنی معلومات کی کمی نہیں ہے' مگر میں خاموش رہتا ہوں کہ مجھ سے معمر صحابہؓ موجود ہیں۔

ابن ہبیرہؒ نے کہا کہ اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ نوعمروں کے لئے شیوخ کی توقیر متعین ہے۔ (الآداب الشرعیہ)

ابن معینؒ نے فرمایا کہ: جو شخص ایسے شہر میں حدیث بیان کرے (حلقہ تحدیث قائم کرے) جہاں اس سے بہتر محدث موجود ہو' وہ احمق ہے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ: جس شہر میں علی بن مسہرؒ جیسا محدث موجود ہو' وہاں میں محدث بنوں تو میں اس لائق ہوں کہ میری داڑھی مونڈ دی جائے۔ (الآداب الشرعیہ)

بہت اختصار کے ساتھ چند متفرق باتوں کو یکجا کر کے میں نے یہاں پیش کیا ہے' اگر استیعاب کا ارادہ کیا جائے تو بہت طوالت ہوجائے گی۔

وفی هذا القدر كفاية۔

(ختم شد)

☆☆..........☆☆

خبروں پر ایک نظر

توہین رسالتؐ کا قانون

دینی جماعتیں جرأت مندانہ موقف اختیار کریں

ساہیوال (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کے قانون کو ختم کرنے کی بابت مشاہد حسین کے بیان کے خلاف تمام دینی جماعتیں ولائل پر مبنی جرأت مندانہ موقف اختیار کریں' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی کفر و ارتداد پر مبنی سرگرمیوں کی روک تھام کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے' دو قومی نظریہ کے عین مطابق پاکستان میں قادیانیوں کو کھلی چھٹی نہیں دی جاسکتی۔ امریکی و استعماری مداخلت پر حکمرانوں کی قادیانیت نواز پالیسیاں سنگین نوعیت کے مسائل پیدا کررہی ہیں۔ مسلمان باہمی اتحاد اور حکمت عملی سے دشمنانِ اسلام اور غدارانِ ختم نبوت کو اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ ہم نے قانون توہین رسالت اور قادیانیت کے خلاف ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کے خلاف ہونے والی سازشوں کا ابھی سے سختی سے نوٹس نہ لیا تو بعد میں ہمارا صدائے احتجاج بلند کرنا بے وقت کی راگنی ہوگا۔ موجودہ صورتحال کے حوالے سے قوم میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے' انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے ملک کے اہم اور حساس کلیدی عہدے قادیانیوں کے سپرد کرکے ایک آزادی اور خودمختار قوم کو قادیانیوں کی غلامی میں دے رکھا ہے۔ کلیدی آسامیوں پر براجمان متعصب اور شدت پسند قادیانی اپنے سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قومی دولت اور سرکاری خزانہ کو قادیانیت کی مالیاتی سرگرمیوں کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ حکومت فی الفور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرے۔

شبان ختم نبوت کا تبلیغی دورہ

سرگودھا (پ ر) حسب سابق ہر اتوار کی طرح ۱۸/مارچ بروز اتوار حضرت مولانا مفتی نور محمد مدظلہ استاذ الحدیث مفتاح العلوم و امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی معیت میں شبان کے دس نوجوانوں نے شہر کی تقریباً ڈیڑھ صد دکانوں پر تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کا پیغام ہر دکاندار تک پہنچایا۔ مولانا مفتی نور محمد مدظلہ ایک گروپ کے ساتھ خود ہوتے ہیں' اور دوسرے گروپ کے لیڈر شبان ختم نبوت کے نئی صدر پروفیسر عاصم اشتیاق ہوتے ہیں' کئی جگہ لوگوں نے اس اقدام کو سراہا اور کہا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ آپ حضرات تبلیغی جماعت کی طرح ہر دکان پر جاکر عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق لوگوں کو آگاہ فرماتے ہیں' لیکن دراصل یہ ایک دیرینہ خواہش تھی ہمارے جرنیل' محافظ عقیدۂ ختم نبوت' شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی' جو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم بھی تبلیغی جماعت کی طرح قریہ قریہ اور بستی بستی جاکر لوگوں کو خصوصاً مسلمانوں کو بھولا ہوا سبق یاد کرائیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کیا ہے' آج انشاء اللہ حضرتؒ کی روح خوشی محسوس کررہی ہوگی اور حضرت مولانا مفتی نور محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے لئے دعاگو ہوگی' مولانا مفتی نور محمد کو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں انشراح صدر کردیا ہے' اب وہ فرماتے ہیں کہ انشاء اللہ ہر اتوار کو متعین بازار میں دونوں طرف تقریباً دو صد دکانوں پر ہم ختم نبوت کا پیغام پہنچاتے رہا کریں گے' وہ فرماتے ہیں کہ کاش! دوسری جگہوں پر بھی اس محاذ پر کام کرنے والے اپنے ہاں اس طرز پر کام شروع کردیں۔

قادیانی جماعت قانون شکنی کی مرتکب ہورہی ہے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر مسلم قادیانی جماعت چناب نگر کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور جعلی مدعی نبوت کی تبلیغ و تشہیر اور قادیانی نبوت کا غیر قانونی کاروبار کرنے پر تمام قادیانیوں کو ملک بدر کیا جائے' انہوں نے کہا کہ غیر مسلم قادیانی جماعت چناب نگر ملک بھر میں جعلی مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم آنجہانی کی نبوت کا پرچار کرکے اور مسلمانوں سے قادیانیت کا بیعت فارم پُر

کرا کر انہیں کافر و مرتد بنانے کی وجہ سے پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے' انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت' پاکستان میں غیر قانونی طور پر قادیانی جعلی مدعی نبوت کے نام نہاد الہامات کی تشہیر کر کے ملکی آئین و قانون سے بغاوت کی مرتکب ہو رہی ہے' جس کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت ایکٹ ۱۹۸۴ء موجود ہے اور تعزیرات پاکستان کی قانونی دفعات ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی نافذ ہیں' جعلی مدعی نبوت کی تشہیر اور اس کے الہامات کی تبلیغ کے جرم میں ملک بھر میں قادیانی جعلی نبوت کا کاروبار بند کیا جائے اور قادیانیوں کو ملک بدر کر دیا جائے۔ دریں اثنا انہوں نے کہا قادیانی جماعت چناب نگر سابقہ ربوہ کی تحریک کے نتیجہ میں قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور دوبارہ ۱۹۴۷ء میں بھارت میں شامل کرانے اور جعلی مہاجر بن کر پاکستان میں جھوٹے کلیم داخل کر کے متروکہ جائیداد الاٹ کرانے اور خاص طور پر (ربوہ) چک ڈھگیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۲۲/ جون ۱۹۴۸ء کو پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کی طرف سے قادیانی غیر مسلم انجمن احمدیہ پاکستان کو ۱۱۰۳۴ ایکڑ اراضی کوڑیوں کے دام دینے کی تحقیقات کی جائے اور جعلی مہاجرین قادیانی جماعت چناب نگر (ربوہ) سے سرکاری اراضی کی مارکیٹ ریٹ پر قیمت وصول کی جائے' انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم جماعت قادیان کی درخواست پر مرزا بشیر الدین محمود قادیانی غیر مسلم پسر جعلی مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم اور قادیانی غیر مسلم ظفر اللہ خان نے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن' باؤنڈری کمیشن کے چیئرمین ریڈ کلف اور پنڈت نہرو سے ساز باز کر کے تحصیل کی سطح پر ضلع گورداسپور کی دوبارہ مردم شماری کروائی جس کے نتیجہ میں قادیانی دو فیصد پائے گئے جبکہ ہندو ۴۹ فیصد تھے' قادیانیوں کے ہندوؤں میں شامل ہو کر ۵۱ فیصد ہونے پر گورداسپور کا ضلع بھارت میں دوبارہ شامل کر دیا گیا اور قادیان بھارت کی تمام جائیداد قادیانی جماعت کے پاس امانتاً پاکستان میں قادیان کی جعلی مہاجر بن گئے۔

دریں اثنا مولوی فقیر محمد نے چیئرمین سی بی آر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم جماعت چناب نگر سابقہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے تین سرکاری ہائی اسکولوں کو گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول چناب نگر' گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی اسکول چناب نگر اور گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی اسکول چناب نگر کی نجکاری واپسی کے لئے ۱۸۲ کنال قیمتی اراضی سرکاری عمارات کی تعمیر' فرنیچر و دیگر سامان مالیتی تقریباً پچاس کروڑ روپے صرف ایک سال کی عملہ کی تنخواہ کے برابر صرف ۸۳ لاکھ روپے کے عوض تھالی میں رکھ کر قادیانی جماعت کو دینے کا فیصلہ واپس نہ لینے کی تحقیقات کی جائے اور ۸۳ لاکھ روپے خفیہ فنڈز سے ادا کرنے اور انکم ٹیکس چوری کرنے پر موجودہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان مرزا خورشید احمد قادیانی غیر مسلم کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے اور ۸۳ لاکھ روپے بحق سرکار ضبط کئے جائیں' انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت نے محکمہ تعلیم کے ایک سرکاری افسر سے ساز باز کر کے ۲۸/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو تین اسکولوں کی نجکاری کے لئے ۸۳ لاکھ روپے حکومت کے پاس جمع کرائے تھے' مگر تاحال فیصلہ منسوخ نہیں کیا گیا' خدشہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم مشیر برائے تعلیم پنجاب مسز سعدیہ مبشر خفیہ طور پر اسکولوں کو واپس نہ کرا دے' جس کے پیش نظر قادیانی مشیر کو فوری برطرف کیا جائے' ورنہ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء سے بڑی تحریک چلائی جائے گی۔

مجلس پشاور کی سرگرمیاں

پشاور (نمائندہ خصوصی) ٹاؤن ۲ کے علماء کرام اور معززین علاقہ کا ایک بھرپور اجلاس دارالعلوم امدادیہ اسکیم چوک میں زیر صدارت مولانا سید امام شاہ صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور منعقد ہوا' تلاوت قرآن حکیم کے بعد جناب بخت زادہ صاحب نے افتتاحی خطاب میں شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ اس اجلاس میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس سرحد اور مولانا نور الحق نور ناظم مجلس سرحد اور پشاور کی مجلس کے دیگر رفقاء کو خصوصی طور پر شرکت کی تکلیف اس وجہ سے دی گئی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزیہ کے دستور کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت' ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے کفریہ ارتدادی پرچار سے اہل اسلام کے ایمان کے بچاؤ کیلئے احسن انداز اور مثبت طریقہ تبلیغ سے ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اس کی روشنی میں تبلیغی جدوجہد سر انجام دیں۔ مولانا نور الحق نور نے کہا کہ ٹاؤن ۲ کے علماء کرام اور غیور مسلمانوں کی کثیر تعداد میں اجلاس میں شرکت پر ہم آپ کے مشکور ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان جناب حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات اور سرپرستی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے ہر قسم کا مکمل تعاون آپ کو حاصل ہوگا' آپ حضرات کی قیادت میں ہم آپ کے رضا کاروں کی حیثیت سے جب اور جس طرح آپ فرمائیں گے' ہمیں حاضر پائیں گے' انشاء اللہ۔ آخر میں جناب مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ جب بھی کسی فتنے نے سر اٹھایا تو ہمارے اکابرین نے دین حقہ کا مکمل دفاع کرتے ہوئے قائدانہ کردار ادا کر کے اس فتنہ خبیثہ کی سرکوبی کے لئے جرأت مندانہ طریقہ سے اپنا فرض ادا کیا۔ آزادی وطن کے لئے قید و بند اور تختہ دار پر جھول جانا علماء حق کا تاریخ آزادی کا سنہرا باب ہے۔ آزادی وطن کی جدوجہد میں اگر ایک طرف فرنگی کی طاقت سے پنجہ آزمائی ہو رہی تھی تو ساتھ فرنگی کے خود کاشتہ پودے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں کے مقابل قادیان کے کفر گڑھ میں پرچم ختم نبوت کو سربلند کر کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ سرانجام دے رہا تھا۔ آزادی وطن کی کامیاب جدوجہد سے فراغت کے بعد علماء حق کے اسی قافلے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، بطل حریت فخر علماء حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے اپنے دیگر رفقاء کار کے ہمراہ سیاست کو پس پشت ڈال کر پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ملک کی سلامتی اور بقا کی خاطر اہل اسلام کو ایک اسٹیج پر اکٹھا کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم فراہم کیا اور تمام مکاتب فکر کی مشترکہ جدوجہد اور تعاون کے ذریعہ ناموس رسالت اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی عظیم تحریک ختم نبوت کی قربانیوں کے صدقے شہدائے ختم نبوت کا مقدس خون رنگ لایا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلے کے ذریعہ حکومت برطانیہ کے خود کاشتہ پودے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے جملہ پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ آج پھر اس بات کی ضرورت اور وقت کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے غیور مسلمان اپنے اپنے مسلک اور اپنے مختلف سیاسی نظریات کا احترام کرتے ہوئے مکمل اتحاد اور پوری یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اسلامی نظام کے قیام، ملک کی سلامتی، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت کی خاطر سیسہ پلائی دیوار بن کر باطل اور لادین قوتوں کا راستہ روکیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا غیر سیاسی پلیٹ فارم اور مجلس کے قائدین و کارکنان ۱۹۷۴ء کی تحریک کی طرح ہر ممکن طریقہ سے ہراول دستہ کی صورت میں پیش ہوں گے۔ مفتی صاحب نے شرکاء اجلاس کو اپنے حلقہ میں تبلیغی جدوجہد جاری رکھنے کے متعلق ہدایت بھی دی اور ان کی پیش کردہ مختلف تجاویز کے متعلق مشورے بھی دیئے۔ اجلاس، صدر اجتماع مولانا سید امام شاہ صاحب کی دعا کے بعد ختم ہوا، شرکاء اجلاس کو دارالعلوم امدادیہ اسکیم چوک کی طرف سے پُر تکلف عصرانہ بھی دیا گیا۔

قادیانی، ملک وملت کے غدار، انگریز کے نمک خوار اور صیہونیوں کے جاسوس ہیں

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ ملک بھر میں امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے اور آئین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے، وہ یہاں جامع مسجد فاروقیہ حیات آباد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے، مولانا نعمانی نے کہا کہ قادیانی گروہ نے ابھی تک آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، بلکہ وہ اسے امتیازی قوانین کہہ کر باغیانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں موجود تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہبی طور و طریقے اپناتے ہیں، لیکن قادیانی جماعت واحد گروہ ہے جو مرزا قادیانی کی کفریہ تعلیمات اور منسوخی جہاد جیسے عقائد کو اسلام کہہ کر دجل وتلبیس سے کام لے رہا ہے، انہوں نے تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے حالیہ حکومتی دور میں قادیانیت کے خلاف انقلابی اقدامات کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان کا قادیانیوں کے توہین آمیز لٹریچر کی اشاعت کو نہ روکنا کسی بڑے حادثہ کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے، انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار، انگریز کے نمک خوار اور صیہونیوں کے جاسوس ہیں۔ اس موقع پر مسجد کے خطیب اور جماعت کے معاون قاری محمد افضل بھی موجود تھے۔

ختم نبوت کوئز پروگرام کا انعقاد

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اتوار کو ٹاؤن ہال ماڈل کالونی میں ”ختم نبوت کوئز پروگرام“ منعقد ہوا، جس میں کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔ ۱۸ بچوں نے پانچ پانچ سوالات کے درست جوابات دیئے، جبکہ دس طلبہ ایسے تھے جنہوں نے دس سوالات کے درست جوابات دیئے۔ تمام کامیاب طلبہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد اعجاز تھے، جبکہ کمپیئرنگ کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے انجام دیئے۔ اس موقع پر علاقہ کے جید علمائے کرام مولانا محمد اشرف، مولانا تنویر اقبال، مولانا سید محمود اور دیگر نے پروگرام میں شرکت کر کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی، جبکہ معززین علاقہ چوہدری مختار، ٹھیکیدار عبدالرحیم، احمد نواز، فیض الزماں اور دیگر

بھی پروگرام میں شریک ہوئے۔

ناظم تبلیغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورۂ حیدرآباد

حیدرآباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی مدظلہ اندرون سندھ کے تبلیغی دورہ پر ۲۲/فروری کو حیدرآباد تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر مولانا محمد نذر عثمانی نے ان کا استقبال کیا اور انہیں دفتر لے آئے' میرپور خاص حلقہ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ساتھ مولانا شجاع آبادی میرپور خاص' کنری' ماتلی' گولارچی کے سفر پر تشریف لے گئے۔

حلقہ حیدرآباد کے پروگراموں میں پہلا پروگرام گھاروشہر میں ہوا جس کا انتظام مجاہد ختم نبوت حافظ عبدالخالق اور ان کے رفقاء نے کیا تھا' چانڈیہ محلہ کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی' تلاوت کے بعد نعت کراچی کے معروف نعت خوان حافظ محمد ابوبکر نے پیش کر کے ماحول کو گرما دیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مدلل و مفصل بیان فرمایا' اندرون سندھ قادیانیت کی پسپائی اور مجلس کی کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا' انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ کی سرکوبی اس کے مکمل خاتمے تک جاری رہے گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے فاضل نوجوان مقرر مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز خطابت سے عوام کو محظوظ فرمایا' آخری مقرر حیدرآباد کے جناب قاری کامران احمد تھے جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی' مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ حافظ عبدالخالق نے جماعتی احباب کا شکریہ ادا کیا' بعد ازاں ناظم تبلیغ مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب حیدرآباد تشریف لائے' رات کو بعد نماز عشاء میر فضل ٹاؤن کی فضل مسجد میں آپ کا بیان ہوا' حیدرآباد جماعت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد رہنواز مدظلہ اور مولانا محمد عاصم نے آپ کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

بعدازاں مولانا شجاع آبادی' جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات تشریف لے گئے جہاں مہتمم مولانا عزیز احمد صاحب اور دیگر اساتذہ کرام نے ان کا استقبال کیا' جامعہ عائشہ کی تین سو سے زائد طالبات میں عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی دجل و فریب پر مفصل بیان فرمایا' بیان کے بعد طالبات نے سوالات کئے' جن کے مولانا نے جوابات دیئے گئے۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا اگلا پروگرام جامعہ فیض القرآن للبنات میں ہوا جس کے مہتمم مولانا عزیز الرحمٰن اور ناظم تعلیمات مفتی محمد نعیم میمن ہیں' مدرسہ کی چار سو سے زائد طالبات میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق انتہائی اہم بیان ہوا' جس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی' جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے سبز آرائیاں جامع مسجد پھلیلی حیدرآباد میں خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ پاک نسلاً بعد نسل دین کی خدمت کرنے والے خدام' مجاہد اور محافظ پیدا کرتے چلے آئے ہیں' ہمارے اساتذہ کرام نے دین کی یہ عظیم الشان دولت اور امانت ہمارے سپرد کی' ہمارا فرض بنتا ہے کہ یہ امانت آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچائیں اور دین حق کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا بھرپور تعاقب کریں' انہوں نے کہا کہ عالم کفر' اسلام کے خلاف مختلف محاذوں پر طبل جنگ بجا چکا ہے' عالم کفر کے ایجنٹ قادیانیوں' پرویزیوں اور این جی اوز میڈیا کے ذریعہ عالم اسلام کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں' اس جنگ میں علماء کرام کا فرض بنتا ہے کہ وہ قوم کی رہنمائی کریں اور آنے والے فتنوں سے قوم کو خبردار کریں۔

مولانا محمد نذر عثمانی نے عوام الناس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا' انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ' امت مسلمہ کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے' جس کی روک تھام کرنے کی ضرورت ہے۔

سبز آرائیاں مسجد کے امام مولانا درمحمد شاہ اور خطیب جناب قاری کامران احمد نے اپنے خصوصی اور ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان' قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے باخبر ہو چکے ہیں' ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کی سرگرمیوں پر فوراً پابندی لگائی جائے۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما جناب حاجی گل محمد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ قاری کامران احمد نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا' بعدازاں رات گئے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب پروگرام کے اختتام پر ملتان واپس تشریف لے گئے۔

ان تمام پروگراموں کے دوران مدارس اور مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت پر مشتمل لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

☆☆............

اسلام زندہ باد
انا خاتم النبیین لانبی بعدی
تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت کانفرنس
55 ویں سالانہ عظیم الشان
علامہ احمد میاں حمادی
حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
بتاریخ 16 اپریل بمطابق ۲۷ ربیع الاول بروز پیر
بمقام
مرکزی جامع مسجد پنو عاقل شہر
بعد نماز مغرب قادریہ مسجد شاہی بازار پنو عاقل
حضرت مولانا سائیں عبدالصمد صاحب ہالیجوی
مدظلہ العالی
حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری
مدظلہ العالی
ملتان
مولانا عبدالقیوم صاحب ہالیجوی
عبدالجبار
عبدالعزیز
غلام اللہ
عبدالحمید
عبدالرحیم
محمود الحسن
محمد صالح
منظور احمد
عبدالرحمن
سراج احمد
عبدالخالق
مشتاق علی
شاہین ختم نبوت
فاتح مرزائیت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
خطیب لاثانی
وکیل ختم نبوت فاتح قادیان نوجوان
حضرت مولانا علامہ ممتاز احمد صاحب کلیار
فیصل آباد
عبدالحلیم
عبدالرزاق
عبدالرحیم
خلیل احمد
عبدالحمید
بشیر احمد
احسان احمد
محمد حسین ناصر
عبداللہ
خلیل الرحمان
الداعی الی الخیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت پنو عاقل ضلع سکھر

REGD. NO. 33-

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمن — ناظم اعلیٰ